بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ سوم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
مترجم، ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ سات روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقلم: محقق اور داعی استاذ سید قطب

میں نے اس چھوٹی کتاب والے سید ابوالحسن علی الندوی کو پہچانا، میں نے انہیں ان کے قلم اور شخصیت سے پہچانا، میں نے ان میں "عقل مسلم" اور "دل مسلم" کو پہچانا، میں نے ان میں وہ آدمی دیکھا اور پہچانا جو اسلام کے ساتھ اور اسلام کے لیے زندگی گزارتا ہے، بلکہ زیادہ سمجھ کے ساتھ اس کی زندگی اسلام کے لیے ہے۔ یہ اللہ کے لیے گواہی ہے جو میں دے رہا ہوں اور میں اس چھوٹی کتاب کی اس طباعت کے لیے مقدمہ لکھ رہا ہوں۔

بچوں کے لیے قصص النبیین۔ حجم کے لحاظ سے چھوٹی اور اسلامی دعوت کے میدان میں ایک گرانقدر کوشش ہے جو سید ابوالحسن علی اور ان کے فاضل بھائیوں کے کاموں میں (قابل قدر) اضافہ ہے۔ تنہا بڑوں کو، اپنی پاک وصاف صورت میں، دین کی تبلیغ کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ چھوٹوں کے دل اس غذا کے زیادہ ضرورت مند ہیں، تاکہ وہ پروان چڑھیں اور ایمان کا ذائقہ ان کی جانوں میں، اس کا نور ان کے دلوں میں اور اس کی بشاشت اور خوشی ان کی روحوں میں ہو، اور قصے پہلی اصل ہیں جن سے وہ ننھے اور معصوم دل کھلتے ہیں۔

اگرچہ یہ کتاب چھوٹوں کے لیے لکھی گئی ہے مگر میرا اعتقاد ہے کہ بہت سے بڑوں کو اس کے پڑھنے کی ضرورت ہے، پس جو بڑے ہیں انہیں ان کی تعلیم جس پر استعمار اور مشنری

کا غلبہ رہا ہے، فرصت نہیں دی کہ وہ قرآنی قصوں سے کچھ جانیں پہچانیں، ان کے گہرے مقاصد، اور ان کی ایمانی تہذیبی اور مؤثر فضا سے واقف ہوں جیسے وہ اس کتاب میں پیش کی گئی ہے۔ میں نے بچوں کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں جن میں نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے بھی تھے بچوں کے لیے دینی قصوں کے مجموعہ کی تالیف میں، میں خود بھی شریک رہا ہوں مگر میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گواہی دیتا ہوں کہ اس قصہ میں جو میرے سامنے ہے ابوالحسن کا کام ان سے زیادہ کامل بلکہ اکمل ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے عمدہ اور لطیف توجہ اور قصہ کے واقعات و احوال اور مقامات کے مقاصد کو کھولنے کے لیے تشریحات کی ہیں اور قصہ کے شروع میں اضافے اور حواشی لکھے ہیں۔ جو پُرخطر ایمانی حقیقتوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان قصوں میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ جن سے چھوٹوں بڑوں کے دل میں جگہ لے سکیں۔

اللہ ابوالحسن کو اچھا بدلہ دے، اور زیادہ توفیق دے اور ان کے ذریعہ نئی نسلوں کو ہدایت دے جو طوفانوں اور آندھیوں میں گھری ہوئی ہیں اور ان کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ہیں اور ان کے اردگرد اندھیروں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور وہ ہدایت، روشنی، توجہ اور اخلاص و عنایت کے محتاج ہیں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ کنعان سے مصر کی طرف

یعقوب (علیہ السلام) مصر منتقل ہوئے، اور ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی منتقل ہوئی۔
وہ سب مصر منتقل ہوئے اس لیے کہ یوسف بن یعقوب (علیہ السلام) مصر کے سربراہ تھے،
اس میں انہی کا حکم چلتا تھا۔

کنعان میں وہ بھیڑ بکریاں چراتے، انہیں دودھتے اور اون بیچتے تھے، اور یوسف کے
غلام اور نوکر چاکر مصر میں کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ وہ کنعان میں کیا کرتے؟ وہ
مصر کیوں نہ جاتے؟ یوسف نے یعقوب اور ان کی اہل اولاد کو کنعان سے آنے کو کہا، اور
یوسف کو کھانا پینا لگتا نہیں تھا، یہاں تک کہ وہ اپنے والد اور بھائیوں کو نہ دیکھ لیں۔ اور
انہیں یہ کھانا پینا اور آرام کی زندگی کیسے بھاتی جب کہ وہ مصر میں تنہا تھے؟ وہ محلوں کو کیا
کرتے اور ان کے والد اور بھائی کنعان کے ایک چھوٹے سے گھر میں ہوں؟ یعقوب اور
اُن کی اولاد مصر آئی، یوسف نے اُن کا استقبال کیا اور اُن سے مل کر بہت خوش ہوئے۔
مصر نے بھی اپنے سربراہ اور اپنے مہربان بادشاہ کا استقبال کیا اور اسے بھی بہت خوشی ہوئی
اہلِ مصر نے اس شریف گھرانے کو بہت چاہا اس لیے کہ وہ یوسف کو لوگوں کے کرم اور احسان
کی وجہ سے بہت چاہتے تھے اور اس لیے بھی کہ انہیں یوسف میں ایک شفقت والا
اور نصیحت کرنے والا بھائی دکھائی دیا، پس انہوں نے یعقوب کو بزرگ اور کریم والد کی جگہ دیکھا
یعقوب بڑے شعور والے اور مصر کے بزرگ تھے اور مصری ان کے لیے بیٹوں جیسے تھے

یعقوب اور ان کے بیٹوں کے لیے مصر کی اقامت عمدہ ہوگئی اور وہ ان کا وطن ہوگیا۔

۲ — یوسفؑ کے بعد

اور کچھ عرصہ کے بعد یعقوب نے وفات پائی، ان پر یوسفؑ اور مصری سب غمگین ہوئے انہوں نے شیخ کو مصر میں دفن کیا اور ایسا لگتا تھا جیسے ان کے والد ان سے جدا ہوئے ہوں اور کچھ عرصہ کے بعد یوسف بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، وہ دن مصریوں پر بہت ہی سخت تھا۔ ان پر مصریوں نے بہت غم کیا اور عرصہ تک ان کے لیے روتے رہے، لوگ اپنے غم بھول گئے، گویا کہ انہیں اس دن سے پہلے کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی، انہوں نے یوسف کو بھی دفن کر دیا۔ اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے تعزیت کی، یوسف کے بارے میں وہ سب برابر تھے، ہر چھوٹے نے اپنا والد اور بڑے نے بھائی کو کھو دیا، اور لوگ یوسف کے بھائیوں اور ان کے بیٹوں کے پاس تعزیت کے لیے گئے، اور ان سے کہنے لگے "اے سردارو! آج تمہارا نقصان ہمارے نقصان سے بڑا نہیں ہے۔ ہم نے آج کے دفن ہونے والے میں ایک شفیق بھائی، مہربان آقا اور عدل و انصاف کرنے والا بادشاہ کھویا، وہ جنہوں نے لوگوں کو راحت پہنچائی، اور شہروں کو ظلم سے ہٹایا، وہ جنہوں نے لوگوں کو راحت پہنچائی، اور شہروں سے ظلم کو ہٹایا، وہ جنہوں نے بڑے کو چھوٹے پر ظلم کرنے سے روکا اور طاقتور کو کمزور کو کھانے سے روکا، وہ جس نے مظلوم کی فریاد رسی کی اور ڈرے ہوئے کو پناہ دی اور بھوکے کو کھانا کھلایا۔

وہ جس نے ہمیں حق کی ہدایت کی اور ہمیں اللہ کی طرف بلایا، اور ہم ان کی آمد سے پہلے حیوان اور چوپائے تھے، اللہ کو پہچانتے تھے نہ آخرت کو، اور جس نے قحط کے

دنوں میں ہماری مدد کی، ہم سیر ہو کر کھاتے جب کہ لوگ دوسرے شہروں اور ملکوں میں مرتے تھے، ہم کبھی اپنے ایسے مہربان اور شریف بادشاہ کو نہ بھولیں گے اور اے سردارو! نہ اس بات کو بھولیں گے کہ تم ان کے بھائی اور گھرانے والے ہو۔ تمہاری مصر آمد پہ ہمارے آقا (یوسف) کتنے خوش ہوئے تھے اور اپنے آقا کی خوشی پر ہم کتنے خوش ہوئے۔ یہ شہر اور ملک آپ کے شہر اور ملک ہیں، اور اے سردارو! ہم آپ کے لیے ویسے ہی ہوں گے، جیسے اپنے آقا کی زندگی میں تھے۔

۳۔ بنو اسرائیل مصر میں

اور ایک عرصہ دراز تک یونہی ہوا، مصریوں نے اپنے قول کا پاس رکھا اور کنعانیوں کی بڑائی کو مانا، اور یہ کنعانی جنہیں بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا، عزت و شرف اور مال والے تھے، لیکن اس کے بعد حالات بدل گئے، ان کے اخلاق بگڑ گئے، انہوں نے اللہ کی طرف بلانا چھوڑ دیا، مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دینا چھوڑ دی، اور دنیا پر ٹوٹ پڑے، اور لوگ بھی ان کے لیے ویسے نہ رہے، اور جس نظر سے ان کے آباء کو دیکھتے تھے اس نظر سے انہیں نہیں دیکھتے تھے، اور وہ عام لوگوں کی طرح ہو گئے، وہ لوگوں سے نسب کے علاوہ کسی چیز میں نمایاں نہ تھے۔ اور لوگ ان میں سے امیر سے حسد اور فقیر سے حقارت کا سلوک کرنے لگے، مصری ان کی طرف اس اجنبی کی طرح دیکھنے لگے جو کسی دوسرے ملک سے آیا ہو، اور اس کا مصر میں کوئی حق نہ ہو، مصریوں کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ خود ہی اس ملک کے والی ہیں، اور مصر مصریوں کے لیے ہے، اور بعض مصری تو یہ بھی خیال کرنے لگے کہ یوسف اجنبی تھے جو کنعان سے آئے، اور انہیں عزیز مصر نے خریدا

تھا، اور کسی کنعانی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصر پر حکومت کرے، اور بہت سے لوگ یوسف کا شرف و فضل اور کرم اور احسان بھول گئے۔

۴ مصر کا فرعون

اور مصر کے تخت پر فرعون۔ (مصر کے بادشاہ) آگئے اور وہ بنی اسرائیل سے بہت ہی بغض اور نفرت کرتے تھے، مصر کے تخت پر ایک بہت ہی سخت بادشاہ آیا، وہ یہ بالکل نہیں دیکھتا تھا کہ بنی اسرائیل نبیوں کی اولاد سے ہیں اور وہ مصر کے نہایت ہی شریف بادشاہ یوسف کے گھرانے سے ہیں، بلکہ وہ تو انہیں انسان بھی نہیں سمجھتا تھا کہ انہیں رحمت و مہربانی اور انصاف کی ضرورت ہے۔ مصر کے تخت پر بہت ہی سخت بادشاہ آیا۔ اور وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس کی اپنی "قبط" اور نوع سے ہے اور بنی اسرائیل کسی اور قسم سے ہیں۔ قبط بادشاہوں کی قسم سے ہیں وہ حکومت کے لیے پیدا ہوئے ہیں، اور بنی اسرائیل غلاموں کی قسم سے ہیں۔ وہ خدمت کے لیے پیدا ہوئے ہیں، اور فرعون بنی اسرائیل سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کرتا تھا، جن سے انسان خدمت لیتا ہے مگر انہیں اس دن کی خوراک کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ اور فرعون سخت متکبر بادشاہ تھا، وہ اپنے سے اوپر کسی کو نہیں دیکھتا تھا، وہ اللہ کو نہیں مانتا تھا بلکہ کہا کرتا "میں ہی تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں" (سورۃ النازعات)

اُسے اپنی بادشاہی، محلات اور قوت پر بڑا غرور تھا، کہتا "کیا مصر کی بادشاہی میرے لیے نہیں؟ اور یہ نہریں میرے نیچے چلتی ہیں، کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا" گویا کہ وہ بابل کے بادشاہ نمرود کا خلیفہ اور نائب تھا۔ اور جب اُسے یہ معلوم ہوتا کہ کوئی اس پر کسی اور کو فوقیت دیتا ہے تو وہ غضبناک ہو جاتا، اس نے لوگوں کو اپنی عبادت اور سجدہ کی طرف بلایا، اور لوگوں نے اس کی بات مان

لی، اور بنی اسرائیل نے اطاعت نہ کی کہ وہ اللہ، اور رسولوں پر ایمان رکھتے تھے، فرعون بنی اسرائیل پر آگ بگولا ہوگیا۔

۵- بچوں کا قتل

ایک قبطی کاہن فرعون کے پاس گیا اور اس سے کہا، بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا ہوگا جس کے ہاتھ پر تیری بادشاہی چلی جائیگی۔ فرعون غصے سے پاگل ہوگیا اور اس نے پولیس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جنم لینے والے ہر بچہ کو قتل کر دیں۔ فرعون اپنے آپ کو لوگوں کا رب سمجھتا تھا، جسے چاہتا قتل کرتا جسے چاہتا چھوڑ دیتا۔ بھیڑ بکریوں کے مالک کی طرح جیسے وہ اپنی بھیڑ بکریوں میں سے جسے چاہتا ہے ذبح کرتا اور جسے چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔

پولیس مصر میں پھیل گئی، اور تحقیق و تفتیش میں لگ گئی۔ جب انہیں معلوم ہوتا کہ بنی اسرائیل میں کوئی نیا بچہ پیدا ہوا ہے وہ اُسے پکڑ لیتے اور اُسے دنبہ کی طرح ذبح کر دیتے۔ بھیڑیے جنگل میں رہے، اور سانپ اور بچھو شہر میں، اور کوئی ان سے تعرض نہ کرتا، لیکن بنی اسرائیل کے مولود کو فرعون کی بادشاہی میں رہنے کی اجازت نہ تھی، ہزاروں بچے اپنے ماں باپ کے سامنے ذبح کر دیے گئے۔ اور جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ بہت محنت اور مشکل دن ہوتا، وہ رونے دھونے کا دن ہوتا، اور جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ تعزیت اور رثاء (مرثیہ) کا دن ہوتا۔ ایک دن میں سینکڑوں بچے اسی طرح ذبح کر دیے جاتے تھے۔ جیسے عید الاضحیٰ میں سینکڑوں بھیڑ بکریاں اور گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔

"بے شک فرعون نے زمین پر سرکشی کی اور بنایا اس کے رہنے والوں کو ایک گروہ۔ وہ کمزور سمجھتا تھا ایک جماعت کو ان میں سے، ان کے بچوں کو ذبح کر دیتا تھا اور عورتوں کو

زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔"

۶- موسیٰ کی ولادت

اور اللہ نے چاہا کہ وہ ہو جائے جس سے فرعون ڈرتا اور بچتا تھا، وہ بچہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ فرعون کی بادشاہی اس کے ہاتھ پہ جائے، وہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ پہ اللہ نے بنی اسرائیل کی خلاصی مقدر کر رکھی تھی، وہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائے۔ وہ بچہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر نور میں لائے، فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف توقع عمران کے بیٹے موسیٰ پیدا ہوئے۔ پولیس اور اس کی دشمنی کے برعکس موسیٰ تین ماہ تک رہے۔

۷- نیل میں

لیکن موسیٰ کی والدہ کو اپنے خوبصورت بچے کا خوف ہوا، اور وہ کیسے نہ ڈرتیں کہ بچوں کا دشمن گھات میں تھا؟ اور کیسے نہ ڈرتیں کہ پولیس نے ان کے خاندان سے، دسیوں بچوں کو ماؤں کی گود سے اُچک لیا تھا؟ ماں بیچاری کیا کرتی، اور اس خوبصورت بچے کو کہاں چھپاتی اور پولیس کی کووں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی سونگھنے کی طاقت تھی۔

وہیں اللہ نے اس ماں بیچاری کی مدد کی اور اس کے دل میں بات ڈالی کہ وہ مولود کو صندوق میں رکھ کر نیل میں ڈالدے، اللہ اکبر! ماں کی مامتا اپنے بچے کو کیسے صندوق میں رکھے اور اسے نیل میں ڈالدے؟ صندوق میں بچے کو دودھ کون پلائے گا؟ اور صندوق میں

بچہ سانس کیسے لے گا؟ ماں کی مامتا نے یہ سب سوچا اور اللہ پر توکل کیا، اور اللہ کی وحی پر اعتماد کیا، بچے کے لیے صندوق سے زیادہ محفوظ کوئی گھر نہ تھا، یہاں ہر جگہ پولیس ہے اور بچوں کا دشمن گھات میں ہے۔ اور سپاہیوں کی کوے کی طرح تیز آنکھیں اور چیونٹی جیسی سونگھنے اور محسوس کرنے کی طاقت ہے۔ ماں بیچاری وہ کر گزری جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا تھا، اس نے اپنا خوبصورت بچہ صندوق میں رکھا اور اُسے نیل میں پھینک دیا، ماں کی مامتا بیقرار ہوئی مگر اس نے صبر کیا اور اللہ پر توکل کیا، "اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اُسے دودھ پلائے، جب لسے اس کا خوف ہو تو اُسے دریا میں پھینک دے اور نہ ڈرنا اور نہ غم کھانا، یقیناً ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔"

۸۔ فرعون کے گھر میں

نیل کے کنارے فرعون کے بہت سے محل تھے، وہ ایک محل سے دوسرے محل میں جاتا اور نیل کے کنارے تفریح کرتا تھا۔ وہ ایک دن نیل کے کنارے تفریح کے لیے بیٹھا ہوا نہر کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کے پاؤں کے نیچے بہہ رہی تھی، اور اس کے ساتھ مصر کی ملکہ بھی تفریح میں شریک تھی اور وہ بھی نیل کو چلتا ہوا دیکھ رہی تھی، اس تفریح کے دوران اس کی نظر اس صندوق پر پڑی جس کے ساتھ نیل کی موجیں ایسے کھیل رہی تھیں جیسے اُسے چوم رہی ہوں، جناب! کیا آپ بھی وہ صندوق دیکھ رہے ہیں؟ نیل میں صندوق کہاں؟ یہ لکڑی ہے جو نیل میں گر گئی۔ نہیں جناب! یہ صندوق ہے۔" اور صندوق قریب آیا، لوگوں نے کہا ہاں یہ صندوق ہے۔ بادشاہ نے ایک نوکر کو صندوق لانے کا حکم دیا، نوکر گیا اور صندوق نکال لایا، صندوق کھولا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک خوبصورت بچہ مسکرا رہا ہے

لوگ حیران ہو گئے، ہر ایک اُسے لیتا اور دیکھتا تھا، فرعون بھی حیران ہوا اور اُس نے بھی دیکھا، ایک نوکر نے کہا یہ اسرائیلی بچہ ہے، بادشاہ کو چاہیے کہ اُسے ضرور قتل کر دے۔ ملکہ نے اسے دیکھا، اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی، اس نے اسے سینے سے لگایا اور چوما، اور بادشاہ سے اس کی سفارش کی اور کہا "یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اُسے قتل نہ کرو، امید ہے کہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں"

اس طرح عمران کے بیٹے موسیٰ فرعون کے محل میں داخل ہوئے، اور فرعون اور اُس کی پولیس کی توقع کے خلاف زندہ رہے، پولیس کو اس اسرائیلی مولود کا پتہ نہ چلا، حالانکہ ان کی کووں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوت حس تھی۔ اللہ نے چاہا کہ بچوں کا دشمن۔ فرعون اس بچہ کی خود پرورش کرے جس کے ہاتھ پر اس کی بادشاہی چلی جائے۔ فرعون کتنا بیچارہ تھا موسیٰ کے معاملہ میں اس سے خطا ہوئی، اس کے ساتھ اس کے وزیر "ہامان" اور لشکر والوں سے بھی خطا ہوئی، اور آل فرعون نے اسے اٹھا لیا، تاکہ وہ ہو اُن کے لیے دشمن اور غم کا باعث، بے شک فرعون، ہامان اور اُس کے لشکر سب خطا کار تھے" (القصص ۸)

۹۔ بچے کو دودھ کون پلائے؟

نیا اور خوبصورت بچہ محل کی گڑیا اور گھر کا کھلونا بنا ہوا تھا، ہر ایک اُسے پکڑتا اور چومتا، ہر ایک اس سے پیار کرتا اور اُس کی تعریف کرتا، اس لیے کہ ملکہ کو اس سے بلا کا پیار تھا، محل کی شریف عورتیں اس سے کیسے پیار نہ کرتیں؟ اور محل کے نوکر چاکر اسے کیسے پیار نہ کرتے؟ ہر ایک اسے لیتا اور چومتا کہ بچہ بہت خوبصورت تھا، ملکہ نے دودھ پلائی کو طلب کیا جو بچے کو دودھ پلائے، وہ آئی اور اُس نے بچے کو لیا، لیکن بچہ روتا تھا اور انکار کرتا تھا،

ملکہ نے دوسری کو طلب کیا، وہ حاضر ہوئی بچہ لیا، لیکن بچہ روتا رہا اور اس نے دودھ نہ پیا۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں آئیں لیکن بچہ روتا رہا اور دودھ نہ پیا۔ عجیب بات ہے، بچہ دودھ کیوں نہیں پیتا؟ روتا کیوں ہے؟ دودھ پلائیوں نے ملکہ کی خوشی اور انعام کی خاطر بچے کو دودھ پلانے کی بہت کوشش کی لیکن اللہ نے دودھ پلائیوں کا دودھ اس پر حرام کر دیا تھا، بچہ محل کی بات اور گھر کا مشغلہ ہو گیا، اے بہن! کیا تو نے نیا بچہ دیکھا ہے؟ ہاں! دیکھا ہے، بچہ بہت خوبصورت ہے۔ وہ عجیب بچہ ہے اور بچوں کی طرح نہیں، وہ دودھ نہیں پیتا۔ جب دودھ پلائی اُسے پکڑتی ہے تو روتا ہے اور دودھ پینے سے انکار کرتا ہے بیچارہ کیسے زندہ رہے گا؟ مر جائے گا۔ ہاں! کئی دن تو ہو گئے ہیں اور اس نے دودھ نہیں پیا۔

۱۰—اپنی ماں کی گود میں

پیاری ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا، بیٹی جاؤ اور اپنے بھائی کو دیکھو شاید وہ زندہ ہو بلاشبہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ بچے کو میری طرف لوٹائے گا اور وہ اس کی حفاظت کرے گا، موسیٰ کی بہن اپنے بھائی کی تلاش میں نکلیں اور انہوں نے شاہی محل میں خوبصورت بچے کے بارے میں لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا، یہ محترمہ گئیں اور محل میں کھڑی عورتوں کی باتیں سنتی رہیں، کیا وہ دودھ پلائی بھی آئی ہے جسے ملکہ نے اسوان سے طلب کیا ہے؟ ہاں جناب! لیکن بچے نے انکار کیا اور اس کا دودھ بھی نہیں پیا،

اے سلامتی والے! اس بچے کی شان ہی نرالی ہے؟ شاید یہ چھوٹی ہے جس کا ملکہ نے تجربہ کیا۔ ہاں! کہتے ہیں کہ یہ بہت صاف ستھری ہے اور ہر ایک اس کا دودھ پی لیتا ہے۔ موسیٰ کی بہن نے یہ کلام سنا اور بڑے ادب اور نرمی سے کہا، میں شہر میں ایک

عورت کو جانتی ہوں، یقیناً بچہ اس کا دودھ پیئے گا، ایک عورت نے کہا، میں نہیں مانتی ہم نے چھ دودھ پلائیوں کا تجربہ کیا ہے لیکن بچے نے دودھ نہیں لیا۔" دوسری نے کہا" ہم ساتویں کا تجربہ کیوں نہ کرلیں، ہمیں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور خبر ملکہ تک پہنچی تو اس نے لڑکی کو طلب کیا اور کہا،" تو جا اور اس عورت کو اپنے ساتھ لے آ، موسیٰ کی والدہ آئیں، اور خادمہ آئی اور اس نے موسیٰ کو آگے ان کی طرف بڑھایا، بچہ اس عورت سے چمٹ گیا اور دودھ پینے لگا۔ گویا کہ اسی کا منتظر تھا، اور وہ کیوں نہ پیئے جب کہ وہ اس کی پیاری والدہ ہیں؟ اور کیوں نہ پیئے جب کہ وہ تین دنوں سے بھوکا ہے؟ ملکہ بھی حیران ہوئی، اور محل والے بھی، فرعون کو بھی شک گذرا اور اس نے کہا" اس بچے نے اس عورت کو کیوں قبول کیا کیا وہ اس کی ماں ہے؟ موسیٰ کی والدہ نے کہا" حضور! میں عمدہ خوشبو اور عمدہ دودھ والی عورت ہوں ہر بچہ مجھے قبول کر لیتا ہے، فرعون خاموش ہو گیا اور ان کا وظیفہ جاری کر دیا۔

موسیٰ کی والدہ اپنے گھر لوٹیں اور ان کی گود میں موسیٰ تھے" پس ہم نے لوٹایا اس کو ان کی ماں کی طرف تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غمگین نہ ہو اور جانے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔"

۱۱۔ فرعون کے محل کو

اور جب موسیٰ کی ماں نے دودھ کی مدت پوری کر لی تو موسیٰ کو محل میں چھوڑ آئیں، اور موسیٰ نے شاہی محل میں بادشاہوں کے بیٹوں کی طرح نشو ونما پائی، اس طرح بادشاہوں اور امیر لوگوں کا رعب موسیٰ کے دل سے نکل گیا، اور موسیٰ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فرعون اور اس کا گھرانا کتنے عیش میں ہیں، اور بنی اسرائیل فرعون کے چوپاؤں کو گھیرتے

میں کتنے بھوکے ہوتے ہیں، اور کس طرح بنی اسرائیل سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کرتے ہیں؟ اور کیسے ان سے خدمت لیتے ہیں اور انہیں بڑا عذاب دیتے ہیں، موسیٰ صبح و شام یہ دیکھتے اور چپ رہتے، لیکن موسیٰ کو اس پر غصہ آتا تھا، اور انہیں کیسے اپنی قوم اور خاندان کی توہین پر غصہ نہ آتا، اور وہ نبیوں اور شریفوں کے بیٹے تھے، بنی اسرائیل کا گناہ کیا تھا، یہ کہ وہ قبطی نہیں تھے؟ اس لیے کہ وہ کنعانی تھے؟ یہ کوئی گناہ نہیں، یہ کوئی گناہ نہیں۔

۱۲۔ کاری ضرب

اور جب موسیٰ قوی جوان ہوئے تو اللہ نے انہیں سمجھ اور علم دیا، موسیٰ ظالموں سے بغض رکھتے اور انہیں پسند نہیں کرتے تھے، مظلوموں اور کمزوروں کو پسند کرتے اور انکی مدد کرتے تھے، اور اسی طرح ہر نبی۔ ایک مرتبہ موسیٰ فرعون کے شہر میں داخل ہوئے اور لوگ کھیل اور کام میں لگے ہوئے تھے، اور انہوں نے دو آدمیوں کو پایا کہ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں، یہ بنی اسرائیل سے اور یہ قبطی۔ بنی اسرائیل کے دشمن، اسرائیلی چلایا اور اس نے موسیٰ کو مدد کے لیے پکارا اور قبطی کی شکایت کی، موسیٰ کو غصہ آیا اور قبطی کو مارا قضا آگئی، قبطی مرگیا اور موسیٰ سخت نادم ہوئے اور جان لیا کہ یہ شیطانی عمل ہے، موسیٰ نے اللہ سے توبہ کی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی طرح ہر نبی کرتا ہے، "کہا یہ شیطانی کام ہے، وہ دشمن اور صریح بہکانے والا ہے" اور اللہ نے موسیٰ کی توبہ قبول کی، اس لیے کہ موسیٰ نے قبطی کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا، بلکہ اُسے مارا، اور وہ ضرب فیصلہ کن نکلی، موسیٰ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا بے شک اللہ نے مجھ پر انعام کیا اور مجھے بخش

دیا "میں کبھی مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا"

اور انہوں نے شہر میں ڈرتے اور انتظار کرتے ہوئے صبح کی کہ کب فرعون کے سپاہی آتے ہیں، ان کی کروں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوت حس ہے۔ اور انہوں نے ڈرتے ہوئے انتظار میں صبح کی، کب ان کے پاس پولیس آتی اور انہیں پکڑ کر اس سخت بادشاہ کے پاس لے جاتی ہے۔ اور پولیس نے فرعون کے خادموں میں سے ایک مقتول دیکھا انہوں نے قاتل کو تلاش کرنا شروع کر دیا مگر انہیں سراغ نہ ملا، اور انہیں قاتل کون بتائے، موسیٰ اور اسرائیلی کے علاوہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ تھا، اور مقتول ملک کی بات اور شہر کا شغل ہو گیا، ہر ایک اسی کے بارے میں بات چیت کرتا، مگر اس کے قاتل کو نہ جانتا، فرعون غضبناک ہوا اور اس نے پولیس سے کہا "تم ضرور قاتل کو تلاش کرو"

۱۳۔ راز ظاہر ہوتا ہے

اور دوسرے دن موسیٰ نے اسی اسرائیلی کو ایک دوسرے قبطی کے ساتھ لڑتے جھگڑتے دیکھا، اسرائیلی کو حیا نہ آئی بلکہ چلایا اور موسیٰ کو اپنی مدد کے لیے پکارا، موسیٰ نے کہا تو بڑا آدمی ہے، تو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور ہمیشہ تو چلاتا ہے اور مجھے پکارتا ہے، کیا میں ہمیشہ تمہاری مدد اور ہاتھ بٹاتا رہوں گا "بے شک تو کھلا جھگڑالو ہے"۔

لیکن موسیٰ نے چاہا کہ قبطی کو کسی قدر ادب سکھائیں اور ان دونوں کی طرف بڑھے، اسرائیلی نے موسیٰ کا غصہ دیکھا اور ان کی ملامت سنی اور ڈرا کہ موسیٰ اسے ماریں اور وہ مر جائے جیسے قبطی کو مارا تو وہ اللہ میلی ہو گیا" اس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے جیسے تو نے قتل کیا کل۔ تو زمین میں جبار ہو کر رہنا چاہتا ہے، اور تو مصلح بن کر

رہنا نہیں چاہتا۔"

یہیں قبطی کو معلوم ہوگیا کہ موسیٰ ہی کل کے قاتل ہیں، قبطی چلا گیا اور اس نے پولیس کو اطلاع کر دی کہ موسیٰ ہی قاتل ہیں۔ فرعون کو اطلاع ہوئی تو غضبناک ہوا، اور کہا "کیا وہ جوان۔ محل کا پروردہ، اور بادشاہی اور حکومت کا شیر خوار ؟" لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ موسیٰ کو فرعون اور اس کی پولیس کے شر سے نجات دے۔ بلاشبہ! موسیٰ کا ارادہ نہ تھا کہ قبطی کو قتل کریں، بلکہ اُسے ایک ضرب لگائی اور وہ مہلک ثابت ہوئی، لیکن فرعون اور اس کی پولیس اُسے کہاں مانتے تھے اور وہ موسیٰ کا عذر قبول نہیں کرتے تھے۔ بیشک اللہ نے مقدر کیا کہ فرعون کی بادشاہی موسیٰ کے ہاتھ پہ جائے، بیشک اللہ نے مقدر کیا کہ بنی اسرائیل کی خلاصی موسیٰ کے ہاتھ پہ ہو، بے شک اللہ نے مقدر کیا کہ موسیٰ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائیں، اور یہ کیسے ہوتا جب ظالم پولیس کے ہاتھ ان تک پہنچ جاتے اور فرعون کے آدمی اور وزیر ان کے قتل کا باہمی مشورہ کر رہے تھے اور اسی کا عزم کر رہے تھے۔ اور ایک آدمی یہ سن رہا تھا اور موسیٰ کو جانتا تھا، وہ موسیٰ کے پاس آیا اور انہیں بات کی اطلاع دی اور کہا "نکل جائیں! میں تمہارا ہمدرد و نصیحت کرنے والا ہوں۔" پس نکلے وہاں سے ڈرتے ہوئے کہا اے میرے رب! مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔"

۱۴ — مصر سے مدین کو

لیکن موسیٰ جائیں کہاں اور پورا مصر فرعون کی بادشاہی میں ہے؟ اور فرعون کی پولیس گھات میں ہے، ان کی کووں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوتِ شامہ ہے، اللہ نے موسیٰ کے

دِل میں بات ڈالی کہ عربی شہر مدین چلے جائیں، جہاں فرعون کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا، مدین صحرائی اور دیہاتی طرز کی جگہ تھی، اس میں مصر جیسی مدنیت نہ تھی، اور اس میں مصر کے محل اور بازار نہ تھے، لیکن خوش قسمت ملک تھا، اس لیے کہ وہ فرعون سے دُور تھا، خوش قسمت تھا کہ آزاد ملک تھا، فرعون کے حکم کے تحت نہ تھا، آزادی اور انصاف کے ساتھ بدوی زندگی کے کیا کہنے! شہری زندگی غلامی اور ذلّت کے ساتھ اس کی بدبختی نہ پوچھ! وہاں ہر شخص صبح کرتا ہے ایسے حال میں کہ فرعون اور اس کے قہر و دبدبہ سے نہیں ڈرتا۔ اور وہاں ہر کوئی رات گزارتا ہے اس حال میں کہ فرعونی پولیس اور اس کے شر سے نہیں ڈرتا اور نہ وہاں بچے ذبح نہیں کیے جاتے۔ موسیٰ نے مدین کا ارادہ کیا، اور مصر سے ڈرتے ہوئے نکلے ، کہ پیچھا کرے گا ان کا کوئی، لیکن پولیس ان سے غافل ہوگئی۔ موسیٰ اللہ کے نام سے چل نکلے، اللہ سے دُعا کرتے تھے اور اس کی مدد طلب کرتے تھے۔" اور جب رُخ کیا اس نے مدین کی طرف تو کہا کہ عنقریب میرا رب مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا۔"

۱۵- مدین میں

موسیٰ مدین پہنچ گئے، نہ وہ کسی کو پہچانتے اور نہ انہیں کوئی پہچانتا تھا۔ انہیں رات کو کوئی ٹھکانا دے گا؟ وہ رات کہاں گزاریں گے؟ موسیٰ حیران تھے لیکن یقین تھا کہ اللہ انہیں ضائع نہیں کرے گا، اور وہاں ایک کنواں تھا، اس سے لوگ اپنی بھیڑ بکریوں اور چوپاؤں کو پانی پلاتے تھے، انہوں نے دو عورتوں کو پایا وہ اپنی بھیڑ بکریوں کو روکے ہوئے تھیں اور انتظار میں تھیں کہ لوگ پلا چکیں تو پھر وہ پلائیں۔ موسیٰ نے یہ دیکھا اور ان کے دل میں

پاک محبت اور باپ جیسی شفقت و مہربانی تھی۔ ان سے پوچھا، تم کیوں نہیں پلاتیں؟
انہوں نے کہا "ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم اپنی بھیڑ بکریوں کو پلائیں حتی کہ پلا چکیں لوگ،
اس لیے کہ وہ طاقتور ہیں، اور ہم کمزور اور وہ مرد اور ہم عورتیں۔ اور گویا وہ پہچان گئیں کہ موسیٰ
ان سے پوچھیں گے، "تمہارے گھر کے مردوں میں سے کوئی کیوں نہیں پلاتا؟ انہوں نے سبقت
کی اور کہا" اور ہمارے والد بہت معمر ہیں" اور موسیٰ کی شریف محبت نے جوش مارا، ان کی
جگہ انہوں نے پلا دیا اور وہ چلی گئیں۔ اور اب موسیٰ کہاں جائیں؟ رات میں ٹھکانا کہاں ہو؟
اور کہاں رات بسر کریں؟ نہ وہ کسی کو پہچانتے اور نہ انہیں کوئی پہچانتا تھا۔
"پھر مڑے سائے کی طرف اور کہا اے میرے رب! بیشک میں جو تو میری طرف
بھیجے بھلائی سے، میں محتاج ہوں"

۱۶- بلاوا

دونوں لڑکیاں وقت سے پہلے گھر پہنچ گئیں ان کے والد کو تعجب ہوا اور ان
سے اس کی وجہ پوچھی اور ان سے پوچھا "میری بیٹیو! تم جلدی کیسے آگئی ہو اور آج تم
وقت سے پہلے کیسے پہنچ گئی ہو؟ انہوں نے کہا "اللہ نے ایک کریم آدمی کو ہمارے لیے
مقدر کر دیا، اس نے پلایا" شیخ حیران ہوئے اور انہوں نے جان لیا کہ وہ اجنبی آدمی ہیں
اس لیے کہ آج تک ان پر کسی نے تو ترس کھایا نہیں؟ شیخ نے پوچھا، تم نے آدمی کو کہاں
چھوڑا؟ انہوں نے کہا" اسی جگہ، اجنبی آدمی تھے، ان کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ شیخ نے کہا
"اے میری بیٹیو! تم نے احسان نہیں کیا، اجنبی آدمی ہے، اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک
کیا، اور اس کا شہر میں کوئی ٹھکانا نہیں، وہ رات میں کس کے ہاں ٹھہریں گے اور کہاں رات

گزاریں گے ؟ ان کا ہم پر مہمانی کا حق ہے، اور ان کا ہم پر احسان کا حق ہے۔ تم میں سے ایک جائے اور انہیں ساتھ لے آئے۔

" اور اس کے پاس ان دو میں سے ایک آئی چلتی تھی حیا سے، اس نے کہا بیشک میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ بدلہ دیں تمہیں جو تم نے پلایا ہمارے لیے" موسیٰ نے جان لیا کہ اللہ نے اُن کی دُعا سُن لی اور ٹھکانا بنا دیا سو انکار نہ کیا اور موسیٰ اس کے آگے نکلے تاکہ ان کی نظر اُس پر نہ پڑے، اور موسیٰ شریفانہ چال سے چلے، جب شیخ کے پاس پہنچے تو شیخ نے ان کا نام، وطن اور حالات کے بارے میں پوچھا، موسیٰ نے اپنے حالات بتائے اور انہیں اپنا قصہ کہہ سنایا، شیخ نے یہ سب کچھ بڑے سکون اور صبر سے سُنا اور جب موسیٰ اپنا قصہ سُنا چکے تو (شیخ نے) کہا، نہ ڈر! ظالموں کی قوم سے تو نے نجات پا لی "

۱۷۔ شادی

موسیٰ ان کے ہاں شریف مہمان کی حیثیت سے رہے، بلکہ پیارے بیٹے کی جگہ لے لی، اور ایک خاتون نے ایک دن والد سے کھل کر اور پاکی کے ساتھ کہا "اے ابا جی! آپ اسے اجرت پر رکھ لیں، بیشک وہ بہتر ہے جو آپ نے اجرت پہ رکھا قوی (اور) امانتدار ہے"۔

شیخ نے کہا! بیٹی! تمہیں اس کی قوت اور امانت کا پتہ کیسے چلا؟ اس نے کہا جہاں تک اس کی طاقت کا تعلق ہے وہ یہ کہ اُس نے تنہا کنویں سے پردہ اٹھایا، اور اسے جماعت اٹھاتی ہے اور اس کی امانت اے ابا جی! وہ اس وجہ سے کہ وہ میرے آگے چلا، اور تمام راستہ میں اُس نے میری طرف نظر نہیں کی۔ اجیر اور خادم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طاقتور اور امانت دار ہو۔ جب طاقتور نہیں ہو گا کام میں کمزوری ہو گی، اور جب امین نہ ہو تو

اس کی خیانت کے ساتھ اس کی قوت ہمیں فائدہ نہ دے گی۔

سیدہ کی بات شیخ کے دل میں گھر کر گئی مگر انہوں نے والد کی حیثیت سے مسئلہ پر سوچا۔ اور مسئلہ پر عقلمند بزرگ کی طرح سوچا، شیخ نے اپنے جی میں کہا "اس جوان سے زیادہ حق والا کون میرا داماد ہوگا، اور دنیا میں اس جوان سے زیادہ بہتر میں کہاں پاؤں گا؟ مدین میں تو مجھے اس کا کوئی اہل نہیں ملا۔ اور شاید اللہ تعالیٰ اس جوان کو میرے ہاں چلا کر لے آیا کہ میرا داماد اور وزیر بنے۔ انہوں نے وقار اور شفقت و حکمت سے کہا "میں چاہتا ہوں کہ نکاح کر دوں تجھ سے ان دو میں سے ایک بیٹی کا۔ اس پر کہ تو کام کرے آٹھ سال" یہ تمہارا مہر ہے، یہ آٹھ سال ضروری ہیں "اگر تو دس پورے کر دے تو وہ تیری طرف سے ہیں، میں تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا، عنقریب تو مجھے نیکوں میں پائے گا" شیخ کو خدشہ ہوا کہ جوان اس کی بیٹی کو ساتھ لے جائے اور وہ اکیلے رہ جائیں۔ اور شیخ نے دیکھا کہ جوان کو آزما بھی لیں حتیٰ کہ جب اطمینان ہو جائے، اسے رخصت کر دیں۔ موسیٰ نے اس پر اتفاق کیا اور خیال کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور عنقریب اللہ اس میں برکت دے گا۔ بیشک اللہ اسے مدین لے آیا اور اسے شیخ کے پاس بھجوا دیا اور ان کے دل میں پیار اور محبت ڈال دی۔ انہوں نے کہا "یہ میرے اور آپ کے درمیان ہے" لیکن موسیٰ نے ارادہ کیا عقل اور سمجھ سے کہ محفوظ رہے ان کے لیے اختیار کا حق شاید وہ تنگ آجائیں، تو کہا "کوئی سا مقرر وقت میں پورا کر دوں گا، پس مجھ پر زیادتی نہ ہوگی، اور اللہ جو ہم کہتے ہیں اس پر وکیل ہے"

۱۸۔ مصر کو

"اور جب پوری کر چکے موسیٰ مدت چل پڑے اپنی اہل کے ساتھ" شیخ نے انہیں اور

انہوں نے انہیں الوداع کہا اور شیخ نے دُعا دی، بیٹے! اللہ کی برکت پر، بیٹی! اللہ کی امان میں،
موسیٰ چل پڑے اپنی اہلیہ کے ساتھ، رات تمام سرد اور اندھیری تھی، لیکن صحرا میں آگ کہاں؟
جب انہیں آگ سینکنے کو نہ ملے تو کیا کریں، اور رہنمائی کے لیے روشنی نہ ملے تو کیا کریں؟
اور اسی دوران جب وہ چل رہے تھے اور موسیٰ آگ کی تلاش میں تھے "جب اس نے آگ
دیکھی پس کہا اپنی بیوی سے، ٹھہرو! میں آگ دیکھتا ہوں شاید میں تمہارے پاس اس کی
چنگاری لاؤں یا آگ کی رہنمائی ملے" اور موسیٰ نہایت شوق سے آگ کی طرف چلے۔
"پس جب اس کے پاس آئے آواز دی گئی اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا رب ہوں
پس تو اُتار دے اپنے جوتے، بے شک تو طُویٰ کی مقدس وادی میں ہے"
وہاں اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا اور ان کی طرف وحی کی" اور میں نے چُنا تجھ کو پس تو سُن جو
وحی کی جائے۔ بے شک میں اللہ ہوں، میرے بغیر کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کر، اور
میری یاد کے لیے نماز قائم کر، بے شک قیامت آنے والی ہے" اور موسیٰ کے ہاتھ میں عصا
تھا، اسے اُٹھاتے اور اس سے مدد لیتے، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے موسیٰ! تیرے
داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟" موسیٰ نے کھل کر اور سادگی سے جواب دیا "وُہ میرا عصا ہے"
اور موسیٰ علیہ السلام اس عصا کے فائدے گننے لگے اور وہ اس لئے کہ
وہ اللہ سے باتیں کر رہے تھے اور چاہتے تھے کہ بات لمبی ہو۔
میں اس پر ٹیکہ لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لیے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس
میں اور بھی فوائد ہیں"
اللہ نے فرمایا "موسیٰ اسے پھینکو! پس اس نے پھینکا اس کو کیا دیکھتے ہیں کہ سانپ ہے
دوڑتا۔ فرمایا اسے پکڑ لو، اور نہ ڈرو، ہم اسے پہلی حالت پر لوٹا دیں گے" اور موسیٰ کو دوسرا
معجزہ عطا کیا گیا، وُہ ید بیضا ہے، پس فرمایا۔ اور ملا اپنا ہاتھ اپنی بغل سے۔ کہ نکلے
چمکتا بغیر کسی برائی کے، دوسری نشانی"

۱۹۔ فرعون کی طرف جا وہ بیشک سرکش ہوا

اور اللہ نے موسیٰ کو اس سب کے بعد حکم دیا کہ وہ اپنا کام شروع کرے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا "بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی، بیشک فرعون نے زمین میں فساد بپا کیا، بے شک اللہ اپنے بندہ سے کفر پسند نہیں کرتا، بے شک اللہ زمین میں فساد پسند نہیں کرتا پس اللہ نے ارادہ کیا کہ موسیٰ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جائیں "بیشک وہ نافرمان قوم ہے"

لیکن موسیٰ فرعون کی طرف کیسے جائیں اور اس متکبر اور جبار کا سامنا کیسے کریں؟ اور پھر کل ایک قبطی کو انہوں نے قتل کیا، اور کل زیادہ دور بھی نہیں، اور وہ وہی تھے جو مصر سے خائف نکلے پہچان لیں اسے پولیس والے، اور پہچان لیں اسے محل والے۔

"کہا اے میرے رب! بیشک میں نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں"

اور موسیٰ نے ذکر کیا کہ ان کی زبان میں رکاوٹ ہے، لیکن اللہ سب کچھ جانتا تھا اور چاہتا تھا کہ اس سب کے برخلاف موسیٰ (فرعون کی طرف) جائیں۔ "اور جب پکارا تیرے رب نے اے موسیٰ ظالموں کی قوم کے پاس آؤ، فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ ڈرتے نہیں۔

کہا اے میرے رب! بیشک میں ڈرتا ہوں کہ جھٹلا دیا جاؤں، اور میرا سینہ تنگ ہے اور زبان چلتی نہیں، پس ہارون کو (بھی) بھیجیں، اور ان کا مجھ پر گناہ ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ قتل کر دیا جاؤں، اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں! ہماری نشانیوں کے ساتھ تم دونوں جاؤ بے شک میں تمہارے ساتھ سننے والا ہوں، فرعون کے پاس آؤ اور اس سے کہو بیشک ہم جہانوں کے رب کے رسول ہیں۔ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو" (الشعراء: ۱۰، ۱۷)

اور اللہ نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا نرمی اور مہربانی کا فرعون کے ساتھ، بے شک اللہ ایک حد تک اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی کو پسند کرتا ہے، پس فرمایا "پس تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرو شاید نصیحت پکڑے یا ڈر ے"

۲۰۔ فرعون کے سامنے

موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس آئے اور اس کی مجلس میں کھڑے ہوئے اسے اللہ کی طرف دعوت دینے لگے، وہ جبار موسیٰ کی جرأت سے غضبناک ہوا، اس نے تعلّی اور غرور کے ساتھ کہا "اے جوان! تو کون ہوتا ہے کہ میری مجلس میں کھڑا ہو اور مجھے وعظ کہے! کیا تو وہی لڑکا نہیں ہے جسے ہم نے سمندر سے نکالا تھا؟" "کیا ہم نے چھوٹے ہوتے ہوئے تمہاری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں رہا۔ اور تو نے وہ کام کیا جو تو نے کیا اور تو ہے ناشکر" " موسیٰ کو کوئی غصہ نہ آیا، اور نہ جھوٹ کہا اور نہ ان کا انکار کیا اور نہ معذرت کی بلکہ صفائی اور وقار سے جواب دیا "میں نے اس وقت کیا اور میں بے خبروں میں سے تھا۔ پھر میں بھاگا تم سے جب مجھے تمہارا خوف ہوا، پس عطا کی مجھے میرے رب نے سمجھ اور بنایا مجھے رسول"

موسیٰ نے کہا "اے فرعون بیشک تو مجھ پر تربیت کا احسان رکھتا ہے لیکن تو نہیں دیکھتا کہ میں کیوں تمہارے ہاتھ لگا، اور تمہارے لیے کیسے ممکن ہوا کہ میری تربیت کرو؟ اگر تو نے بچوں کے قتل کا حکم نہ دیا ہوتا تو میری ماں مجھے نیل میں نہ پھینکتی اور میں تمہارے ہاتھ نہ آتا، اور کیا یہ تمہارے ظلم اور سختی کے پہلو بہ پہلو نعمت و احسان ہے جس کا تم تذکرہ کرتے اور گنا تے ہو۔ بیشک تو نے میری تمام قوم سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کیا ہے، اور

تو انہیں کتوں کی طرح دھتکارتا رہا ہے، اور تو انہیں بُرا عذاب چکھاتا رہا ہے، تمہاری کون سی مہربانی ہے اگر ان میں سے ایک بچے کی کفالت کردی؟ اور پھر یہ جہالت اور بے خبری اور غلطی سے تھی!" اور وہ نعمت تھی جس کا تو مجھ پہ احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا"

۲۱- اللہ کی طرف دعوت

فرعون عاجز آگیا اور اس سے کوئی جواب بن نہ آیا، اُس نے جان چھڑانا چاہی اور کہا "جہانوں کا رب کیا ہے؟" جس کا میں تجھے تذکرہ کرتے ہوئے سنتا ہوں (موسیٰ نے) کہا وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا رب ہے، اگر تم یقین کرو"، فرعون اس جواب سے غضبناک ہوا اور اس نے چاہا کہ اہل مجلس بھی ناراض ہوں اور تعجب کریں" اس نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں؟" موسیٰ نے کلام جاری رکھا اور فرعون کو ایک دوسری ضرب لگائی" کہا وہ تمہارا اور تمہارے پہلے آباء کا رب ہے،" فرعون غصے میں آگ بگولا ہوگیا اور صبر نہ کرسکا اور" کہا بیشک تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ پاگل ہے" موسیٰ نے بات جاری رکھی اور فرعون کو تیسری ضرب لگائی "کہا کہ وہ مشرق و مغرب اور جو ان کے درمیان ہے کا رب ہے اگر تمہیں عقل ہے"

فرعون نے اس تلخ موضوع سے موسیٰ کو ہٹانا چاہا، اور فرعون نے اپنے سرداروں کا غصہ بھڑکانا چاہا، اور کہا "پہلی صدیوں کا کیا حال ہے"؟

فرعون نے اپنے جی میں کہا۔ اگر موسیٰ نے کہا کہ وہ حق پر تھے، میں کہوں گا کہ وہ تو بتوں کی عبادت کرتے تھے اور جب موسیٰ نے کہا کہ وہ گمراہی اور بیوقوفی میں تھے تو اہل مجلس غصے

میں آجائیں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ نے ہمارے آباء واجداد کو گالی دی ہے۔ لیکن موسیٰ فرعون سے زیادہ عقل والے تھے، اور موسیٰ اپنے رب کی طرف سے نور پر تھے، موسیٰ نے "کہا ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے، میرے رب کو غلطی نہیں لگتی اور نہ وہ بھولتا ہے۔" پھر موسیٰ نے وہی بات شروع کی جس سے فرعون فرار اور چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا،" میرے رب کو غلطی لگتی ہے نہ وہ بھولتا ہے، وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور بنائے اس میں تمہارے لیے راستے اور اتارا آسمان سے پانی۔ فرعون حیران ہوگیا اور اس سے کوئی جواب بن نہ آیا، اور اس نے وہ بات کہی جو بادشاہ کہا کرتے ہیں جب وہ عاجز آجائیں یا غصے میں ہوں۔ "اس نے کہا اگر تو نے میرے علاوہ کوئی اور معبود قرار دیا تو تجھے جیل میں ڈال دوں گا۔"

۲۲- موسیٰؑ کے معجزے

اور جب فرعون نے اپنا تیر چھوڑا تو موسیٰ نے چاہا کہ اسے اللہ کا تیر ماریں "کہا اگرچہ وہ تمہارے پاس واضح چیز کے ساتھ آیا ہو؟ اس نے کہا اسے لاؤ اگر سچے ہو، موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صاف اژدھا ہے، اور نکالا اپنا ہاتھ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چمکتا (روشن) ہے دیکھنے والوں کے لیے۔"

فرعون کو اپنے ساتھیوں سے کہنے کی بات مل گئی" اس نے اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہا یہ بڑا جاننے والا جادوگر ہے۔" اہل مجلس نے موافقت کی،" انہوں نے کہا یقیناً یہ صاف جادو ہے۔" "موسیٰ نے کہا کیا تم حق کو جادو کہتے ہو جو تمہارے پاس آیا، اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔"

فرعون نے موسیٰ پر ایک دوسرا تیر پھینکا اور کہا، انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں موڑ دے اس راستہ سے جس پر ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو، اور ہو بڑائی تمہارے لیے زمین میں اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں۔"

فرعون نے بادشاہوں کی طرح اپنے سرداروں کو موسیٰ سے ڈرانا چاہا، اس نے کہا "وہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو سے نکالنا چاہتا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟"

سرداروں نے بادشاہ کو اشارہ کیا کہ مملکت سے جادوگر جمع کر لیے جائیں اور وہ موسیٰ کی طرف پھینکیں اور ہوا بھی یہی، مصر کی حکومت میں اعلان کر دیا گیا "یاد رکھو! جو کوئی جادو جانتا ہو، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہو جائے" ملک کے تمام کونوں سے جادوگر جمع ہوئے۔ اور زینت کا دن مقرر ہوا" اور کہا گیا لوگوں سے کیا تم جمع ہونے والے ہو۔ اُمید ہے کہ ہم پیچھے آئیں جادوگروں کے اگر وہ غالب ہوں۔" (الشعراء : ۳۹، ۴۰)

۲۴۔ میدان کو

اے مخاطب تو دیکھتا لوگوں کو گھروں سے میدان کی طرف جاتا ہوا، چاشت کے وقت اور فوج در فوج میدان کو جاتا ہوا! میدان کو سب چلے جا رہے تھے، اور جوان اور بوڑھے، مرد اور عورتیں جا رہے تھے، گھر میں وہی رہ گیا جو مریض ہو یا عاجز و معذور، اور مطریہ قصبہ میں ہر جگہ جادوگروں اور جادو ہی کا ذکر ہوتا تھا۔

کیا اسوان کے بڑے جادوگر پہنچ آئے ہیں؟ ہاں، اور "اقصر" اور "جنیرہ" کے مشہور جادوگر بھی آگئے۔ اے بھائی! تیرا کیا خیال ہے، کون غالب آئے گا؟ مصر نے اپنے جگر کے ٹکڑے پھینک دیئے ہیں تیرا کیا خیال ہے کہ کوئی ان پر غالب آئے گا؟ موسیٰ اور ہارون ان پر

کیسے غالب آ ئیں گے جب کہ انہوں نے کہیں سحر کی تعلیم نہیں پائی۔ (موسیٰ نے) شاہی محل میں نشو و نما پائی پھر مصر سے ڈرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور کئی سال مدین میں رہے، انہوں نے جادو کہاں سیکھا ؟ کیا مصر میں ؟ نہیں ! کیا مدین میں ؟ ہم نے تو کبھی سنا نہیں کہ وہاں یہ فن ہے۔ بنی اسرائیل بھی آئے وہ مایوسی اور امید کے بین بین تھے، شاید مایوسی زیادہ غالب تھی، اللہ عمران کے بیٹے پہ رحم کرے، اللہ بنی اسرائیل کی مدد کرے۔

جادوگر بڑی متکبرانہ چال اور فخر وغرور سے آئے اور رنگدار کپڑوں میں ملبوس تھے، لاٹھیاں اور رسیاں اُٹھائے ہوئے تھے۔ وہ ہنستے کھیلتے اور خوشی مناتے ہوئے نکلے، آج فن کے مظاہرے کا دن ہے۔ آج بادشاہ ہمارا کرتب دیکھے گا ! آج قوم ہماری بڑائی اور فضل دیکھے گی ، جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لیے اجر ہوگا اگر ہم غالب آجائیں، اس نے کہا ہاں ! اس وقت تم میرے مقربین میں سے ہوگے ! بادشاہوں کا یہی انعام ہوتا ہے، اور یہی بادشاہوں کی عطا ہے۔ اور یہی ہے جس سے مردوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور اسی سے بڑے بڑے بہادروں کو شکار کیا جاتا ہے ! جادوگر فرعون کے وعدوں پر بہت خوش ہوئے۔

۲۴۔ حق وباطل میں

" موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو تم پھینکنے والے ہو، پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں اور انہوں نے کہا فرعون کی عزت کی قسم ! یقیناً ہمیں غالب ہونگے " لوگوں نے عجیب مظاہرہ دیکھا، میدان میں سانپ دوڑتے تھے، لوگ ڈر کر پیچھے کی طرف بھاگے، اور پکار اٹھے سانپ ! سانپ ! عورتیں چلا اٹھیں اور بچے رونے لگے اور پورے میدان میں شور برپا ہوگیا۔ سانپ ! سانپ !

موسیٰ نے بھی وہ دیکھا جو لوگوں نے دیکھا اور انہیں بھی تعجب ہوا "کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے ایسی دکھائی دینے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں" موسیٰ کے دل میں بھی خوف کا خیال گزرا، اور موسیٰ کیوں نہ ڈرتے؟ یہ بازی کا دن تھا، اور امتحان کے وقت آدمی عزت دیا جاتا ہے یا ذلت۔ اور خدا نخواستہ اگر جادوگر غالب آگئے، اور موسیٰ مغلوب ہوگئے تو خدا نہ کرے، پھر کیا ہوگا، پناہ بخدا، موسیٰ کا غالب ہونا ایک آدمی کا غالب آنا نہیں بلکہ وہ بادشاہ کے سامنے دین کا غالب ہونا ہے، بلکہ باطل کے سامنے حق کا غالب ہونا ہے، (اللہ نہ کرے) کہ جادوگر غالب آئیں، لیکن اللہ نے ان کا دل بڑھایا اور کہا "ڈرو نہیں! یقیناً تمہیں غالب ہوگے"

اور پھینک جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، وہ ہڑپ کر جائے گا جو انہوں نے بنایا ہے انہوں نے تو جادو کے مکر سے بنایا ہے اور جادوگر کامیاب نہ ہوگا جہاں سے آیا۔

موسیٰ نے کہا جو تم جادو لائے ہو اُسے اللہ باطل کر دے گا بے شک اللہ فساد کرنے والوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔

" اور اللہ اپنے حکموں سے حق کو ثابت کرے گا اگرچہ ناپسند کریں مجرم " (یونس ۸۱، ۸۲)

" اور موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہڑپ کر گیا جو سوانگ انہوں نے بنایا تھا سو حق ثابت ہو گیا اور وہ سب جو انہوں نے کیا تھا سب باطل ہو گیا۔ جادوگر ڈر گئے اور مبہوت ہو گئے۔ یہ کیا چیز ہے؟ ہم جادو اور اس کی اصل کو جانتے ہیں، ہم جادو اور اس کی تمام قسموں کو جانتے ہیں، ہم تو اس فن کے استاذ اور اس فن کے امام ہیں۔ یہ جادو نہیں۔ یہ جادو نہیں۔ اگر یہ جادو ہوتا تو ہم جادو کو جادو سے مارتے اور فن کو فن سے ٹکراتے لیکن ہمارا فن اس کے سامنے عاجز آگیا، اور وہ اسی طرح پگھل گیا جس طرح شبنم سورج سے

پگھل جاتی ہے۔ یہ کہاں سے ہے؟ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ جادوگر اس نتیجہ پر پہنچے کہ موسیٰ نبی ہیں اور اللہ نے انہیں معجزہ عطا کیا ہے، وہ چلا کر کہنے لگے "ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پہ ایمان لے آئے۔" اور جادوگر سجدہ میں گر گئے، انہوں نے کہا ہم رب العٰلمین پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پہ!

۲۵۔ فرعون کی ڈانٹ

فرعون غصے سے پاگل ہوگیا، وہ اٹھا، بیٹھا، جھکا اور گرجا۔ فرعون کتنا بے چارہ تھا، وہ ہوا جس کی اسے امید نہ تھی، اس نے جادوگروں کے ساتھ موسیٰ کو ہرانے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اور جادوگر موسیٰ کا لشکر بن گئے۔ اس نے لوگوں کو موسیٰ سے روکنا چاہا تھا اور جادوگر لایا تھا۔ پس کیا دیکھتا ہے کہ وہی اس پر سب سے پہلے ایمان لے آئے، اس کا تیر اسی پہ لوٹ آیا فرعون سمجھتا تھا کہ وہ جس طرح جسموں کا بادشاہ ہے اسی طرح عقلوں کا بادشاہ بھی ہے اور جس طرح اس کا زبانوں پہ ہولڈ ہے اسی طرح دلوں پر ہے۔ مصر میں کسی کو کوئی عقیدہ رکھنے یا کسی پر ایمان لانے کا، اس کی اجازت کے بغیر، حق نہ تھا۔ اس نے غرور اور دبدبے سے کہا "تم اس کے لیے ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟" اور فرعون نے بادشاہوں کے تیروں میں سے ایک تیر ان پہ پھینکا اور کہا "بات یہ ہے کہ تمہارے بڑے نے تمہیں جادو سکھایا ہے!" اور دوسرا تیر چلایا اور کہا "یہ ایک مکر اور سازش تھی جو تم نے شہر میں کی تاکہ تم اس کے رہنے والوں کو اس سے نکال دو۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔" اور ان پہ تیسرا زہر آلود تیر چلایا، اور بادشاہوں کی کمان میں وہ آخری تیر ہوتا ہے "میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں (بدل بدل کر) کاٹ دوں گا اور تم سب کو پھانسی دوں گا!" اور

مومنوں نے ان تمام تیروں کا مقابلہ ایمان اور صبر کی ڈھال سے کیا، "کوئی بات نہیں! ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں معاف کر دے گا اس لیے کہ ہم پہلے مومن تھے" اور انہوں نے ایمان اور جرأت سے جواب دیا۔ "بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور جو تو نے زبردستی کرایا ہم سے یہ جادو اور اللہ بہتر ہے اور سدا باقی رہنے والا ہے" (طٰہٰ: ۷۳)

۲۶۔ فرعون کی حماقت

فرعون موسیٰ کے معاملہ میں بہت متفکر ہوا اور اس کی نیند اڑ گئی، اور فرعون کو کھانا پینا لگتا نہیں تھا، اور دوسروں نے بھی اس کے غصہ کو بھڑکایا اور کہا "کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دو گے کہ وہ زمین میں فساد کرتے رہیں اور وہ تجھے اور تیرے معبود کو چھوڑ دیں"

فرعون آگ بگولا ہو گیا، کہا "عنقریب میں ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑوں گا، اور ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہے۔"

فرعون نے بنی اسرائیل اور اہل مصر کو ہر حیلہ سے روکنے کا ارادہ کر لیا، اور فرعون اپنی قوم میں پکارا، "کہا اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں اور یہ نہریں چلتی ہیں میرے نیچے کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟" فرعون نے متانت اور بردباری سے کہا، "اے سردارو! میں نے اپنے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں جانا (میرے علم میں نہیں) گویا کہ اس نے بہت تفتیش کی اور بہت سوچا اور اپنی قوم کو نصیحت کی،

اس نے بیوقوفی اور دیوانگی میں کہا "اے ہامان! میرے لیے اینٹیں تیار کرو۔ اور اونچا محل بناؤ، ممکن ہے کہ میں وہاں سے موسیٰ کے معبود کو جھانک سکوں اور میں اسے جھوٹوں میں

ہامان نے اینٹیں بنائیں، اور اونچا محل بنایا لیکن کہاں تک؟ ہامان تھک گیا، اور معمار تھک گئے اور اینٹیں اور گارا ختم ہوگیا، اور فرعون ابھی بہت دُور تھا، بادل تک نہ پہنچ سکا، چاند کی تو بات ہی کیا، اور چاند تک نہ پہنچ سکا، سورج کی تو بات ہی کیا، اور سورج تک نہ پہنچ سکا۔ چہ جائیکہ ستاروں تک پہنچتا، اور ستاروں تک نہ پہنچ سکا چہ جائیکہ آسمان تک پہنچتا، فرعون خوار ہوا، شرمندہ ہوا، اور عاجز آگیا اور بیٹھ گیا، کتنا بیچارہ تھا! کیا جانتا نہیں تھا کہ بیشک اللہ نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ "اُسی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اور جو ان کے نیچے ہے۔" اور وہی معبود ہے آسمان میں اور وہی معبود ہے زمین میں۔"

فرعون کو موسیٰ کے قتل کے علاوہ اور کوئی صورت نظر نہ آئی، اور فرعون کی دلیل یہ تھی کہ موسیٰ زمین میں فساد برپا کر رہا ہے۔

" فرعون نے کہا مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو بلالے مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو بدل نہ دے یا زمین میں فساد برپا نہ کر دے۔"

۱۔ فرعون کے خاندان کا ایک مومن

جب فرعون نے موسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو فرعون کے خاندان کے ایک آدمی جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہا "کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آیا۔" (المؤمن: ۲۸)

اور فرعونیوں کے اس ہدایت یافتہ آدمی نے کہا "تم موسیٰ کا سامنا کیوں کرتے ہو؟ اور کیوں انہیں اذیت دیتے ہو؟ اور جب تم ایمان نہیں لائے تو انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دو

اور اُن کا راستہ خالی کر دو،" اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہوگا۔ (المؤمن: ۲۸)

اور جب تم اسے تکلیف دو گے۔ اور تم خود اس میں جا پڑے، اور وہ نبی ہوئے تو تمہاری بربادی ہے۔ "اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑے گا کوئی نہ کوئی وعدہ جو تم سے کرتا ہے،" (المومن: ۲۸)

اے میرے بھائیو! اپنے ملک پر غرور نہ کرو اور اپنی طاقت اور لشکروں پر ناز نہ کرو۔ اے میری قوم! "آج تمہاری بادشاہی ہے۔ غالب ہو زمین میں۔ تو کون مدد کرے گا ہماری اللہ کے عذاب سے اگر آیا ہمارے پاس" (المومن، ۲۹)

فرعون کا جواب یہ تھا۔ "میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں تم کو جو سوجھی مجھ کو اور میں تو تمہیں راہ بتلاتا ہوں جس میں بھلائی ہے" (المومن، ۲۹)

اور ہدایت یافتہ آدمی نے اپنی قوم کو بُرے انجام اور ظالموں کے ٹھکانے سے ڈرانے کا ارادہ کیا اور کہا "اے میری قوم! بیشک میں تم پر ڈرتا ہوں کہ آئے تم پر وقت اگلے فرقوں کا، جیسے حال ہوا۔ قوم نوح کا اور عاد اور ثمود کا اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر" (المؤمن: ۳۰-۳۱)

اور اس ایماندار آدمی نے انہیں قیامت کے دِن کا خوف دلایا، اور قیامت کا دن کیا ہوگا؟ "جس دن کہ بھاگے مرد اپنے بھائی سے، اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی ساتھ والی (بیوی) اور اپنے بیٹوں سے، ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اس کے لیے کافی ہے" (عبس: ۳۴-۳۷)۔

"جتنے دوست ہیں اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر جو لوگ ہیں ڈر والے" (الزخرف: ٦٧)

"تو نہ قرابتیں ہیں ان میں اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے" (المومنون: ۱۰۱)۔

اس دن وہ بادشاہ جو جبار ہے پکارے گا "کس کا راج ہے اُس دن، اللہ کا جو اکیلا ہے دباؤ والا" (المؤمن: ۱٦)

اس دن گھبرائے ہوئے ہوں گے اور چیخ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کو پکاریں گے اور اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے کوئی نہیں ان کو بچانے والا" اس ایماندار آدمی نے کہا۔

"اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آئے دن چیخ و پکار کا، جس دن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر، کوئی نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا" (المؤمن: ۳۲-۳۳)

اور اس ایماندار آدمی نے کہا "بیشک اللہ نے تمہیں ایک بڑی نعمت دی، لیکن تم نے اس کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ حق تھا اس کی قدر کا، یہاں تک کہ جب چلی گئی تو تم نے اس پر افسوس کیا، وہ یوسف علیہ السلام تھے جنہیں نہ تم نے پہچانا اور نہ ان کی پوری قدر کی لیکن جب ان کا انتقال ہوا تم نے کہا "سبحان اللہ! نبی تھے اور ان جیسا کوئی نہ تھا" یوسف جیسا بادشاہ کوئی نہیں، یوسف جیسا آدمی کوئی نہیں، اور اس کے بعد ہمارا نبی کون ہوگا؟ ہمارے لیے اس جیسا کون ہوگا؟ کبھی نہیں! اس جیسا کوئی نہیں آئے گا۔" اور تمہارے پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی میں ان چیزوں سے جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا یہاں تک کہ جب مرگیا کہنے لگے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول" (المؤمن: ۳۴)

تم اس نبی کے بعد بھی ایسے ہی کروگے اور نادم و پشیمان ہوگے۔

۲- آدمی کی نصیحت

اس آدمی نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی اور ان پر اپنی محبت اور ہمدردی صرف کی۔" اور کہا اسی ایماندار نے اے قوم راہ چلو میری پہنچا دوں تم کو نیکی کی راہ پر" (المؤمن: ۳۸)۔

اس ایماندار آدمی کو معلوم ہوگیا کہ قوم دنیا کی زندگی کے نشہ میں ہے، اور فرعون اپنے

ملک اور قوت پر مغرور ہے، لیکن یہ زندگی ایک خواب ہے اور دنیا ایک ڈھلتا سایہ ہے اور آدمی نے جان لیا کہ قوم کو موسیٰ کی پیروی سے کیا چیز روکتی ہے، وہ یہ کہ وہ دنیا کے نشے میں مست ہے، اور نشے والا سنتا ہے نہ سمجھتا ہے، وہ اس لیے کہ وہ موسیٰ کی آواز نہیں سنتے اس نے انہیں ان کی غفلت سے بیدار کرنا چاہا اور کہا "اے میری قوم! یہ جو زندگی ہے دنیا کی سو کچھ فائدہ اٹھا لینا ہے اور وہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہے جم کر رہنے کا گھر" (المؤمن، ۳۹)

اور اس کی قوم کے جاہلوں نے اسے کفر اور شرک کی طرف بلانا شروع کر دیا، اسے باپ دادا کے دین کی طرف دعوت دیتے تھے، جب وہ انہیں کہتا، آؤ اللہ کی طرف تو وہ اسے کہتے کہ باپ دادا کے دین کی طرف پھر، اور جب انہوں نے یہ دعوت حد سے بڑھ کر دی تو اس نے ان سے کہا "اے قوم مجھ کو کیا ہوا ہے، بلاتا ہوں تم کو نجات کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف"

تم بلاتے ہو مجھ کو کہ منکر ہو جاؤں اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اس کا، اس کو جس کی مجھ کو خبر نہیں اور میں بلاتا ہوں تم کو اس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف"

(المؤمن: ۴۱-۴۲)

اور اس ایماندار آدمی نے ان سے پوچھا "تمہارے معبودوں کی طرف سے کون سا نبی آیا؟ اور کون سی کتاب اُتری؟ اور کس نے اس کی طرف بلایا؟" "یہ سب نام ہیں جو رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے، اللہ نے نہیں اتاری ان کی کوئی سند" (النجم ۲۳)

اور سب رسولوں نے اللہ کی طرف دعوت دی، یہ ابراہیم علیہ السلام اور یوسف اور یہ اللہ کے نبی موسیٰ۔ ہر چیز میں ایک نشانی ہے اور ہر جگہ میں اس کی دعوت ہے۔" آپ ہی ظاہر ہے کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو، اس کا بلاوا کہیں نہیں دنیا میں اور نہ آخرت میں"

(المؤمن ۴۳)

اور جب وہ آدمی ان کی ہدایت سے مایوس ہوا، اور ان کے غبی ہونے سے ڈرا تو انہیں چھوڑ دیا اور کہا، سو آگے یاد کرو گے جو میں کہتا ہوں تم کو، اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ کی نگاہ میں ہیں سب بندے" (المؤمن : ۴۴)

لوگ غصہ میں آگئے اور آلِ فرعون نے موسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اللہ نے انہیں بچا لیا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا، پھر بچا لیا موسیٰ کو اللہ نے بُرے داؤں سے جو کرتے تھے اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بُری طرح کا عذاب" (المؤمن : ۴۵)

۲۔ فرعون کی بیوی

فرعون یہ یقین رکھتا تھا کہ جس طرح وہ جسموں پر بادشاہی کرتا ہے اسی طرح عقلوں کا بھی بادشاہ ہے اور جس طرح اس کا زبانوں پر ہولڈ (قابو) ہے اسی طرح دلوں پر بھی ہے، اور مصر میں کسی کو کسی اعتقاد اور کسی چیز پر ایمان لانے کا اس کی اجازت کے بغیر کوئی حق نہیں ہے، اور جب حکومتِ مصر کے دور دراز علاقہ میں بھی کوئی شخص موسیٰ پر ایمان لے آتا تو فرعون آگ بگولا ہو جاتا۔ وہ کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھتا، چمکتا اور گرجتا، اور کہتا، میری اجازت کے بغیر وہ موسیٰ پر کیسے ایمان لا سکتا ہے؟ وہ میری حکومت میں رہ کر میری نافرمانی کرتا ہے میرا رزق کھاتا ہے اور میرا انکار کرتا ہے؟ میں مصر میں ہر شخص سے اس کی جان سے عزیز ہوں، فرعون بھول جاتا تھا کہ وہ خود اللہ کی حکومت میں رہتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے، اور اللہ کا رزق کھاتا ہے اور اس کا انکار کرتا ہے۔ اللہ نے اسے اس کے اپنے گھر میں ایک نشانی دکھائی، ایک نشانی اس کے اہل میں۔ اللہ نے اُسے دکھایا کہ اللہ ہی عقلوں کا اور جسموں کا بادشاہ ہے، زبانیں اور جسم اُسی کے قابو میں ہیں، اور اللہ آدمی اور

اس کی بیوی کے درمیان حائل ہوجاتا ہے، اور اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ فرعون کے گھر میں ایمان داخل ہوگیا اور اُسے کوئی پتہ نہ تھا، اور وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا، فرعون کی بیوی اللہ پر ایمان لے آئی اور اُس نے فرعون کا انکار کر دیا۔ اور اپنے خاوند مصر کے بادشاہ کی توقع کے خلاف موسیٰ پر ایمان لے آئی۔ فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ پر ایمان لے آئی جو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عالم اور اللہ کے سب سے زیادہ پیارے تھے، فرعون کی پولیس کچھ نہ کر سکی اور نہ اُسے اس کا علم ہوا، حالانکہ وہ بہت ہی ہوشیار تھی، اور فرعون جو اس کے سب سے زیادہ قریب تھا اُسے بھی کوئی پتہ نہ چلا، فرعون کو اگر پتہ چل بھی جاتا تو کیا کر لیتا؟ وہ جسم پر حکومت کرتا تھا لیکن عقل پر نہیں۔ اس کا زبان پر ہولڈ (قابو) تھا اور دِل پر اس کا کوئی اختیار نہ تھا۔

عورت پر اپنے خاوند کی اطاعت لازمی ہے لیکن مخلوق کے لیے کوئی اطاعت نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔ لڑکے پر اپنے والدین کی اطاعت فرض ہے اور یہ کہ وہ ان دونوں کے حق میں نیک اور صحیح ہو، لیکن شرک میں ان کی بھی اطاعت نہیں" اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں! تو ان کا کہنا مت مان، اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق، اور راہ چل اسکی جو رجوع ہوا میری طرف، پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا، پھر میں جتلا دوں گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے" (لقمان، ۱۵)۔

اور فرعون کی بیوی ایمان پر ڈٹ گئی اور وہ اللہ کے دشمن کے گھر میں اللہ کی عبادت کرتی تھی، اور وہ اللہ سے ڈرتی تھی اور فرعون کے عمل سے بیزار تھی، اللہ فرعون کی بیوی سے راضی ہوا اور اُسے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دی اور اس کے ایمان اور

بہادری کی مومنوں کے لیے مثال بیان کی "اور اللہ نے بتلائی ایک مثل ایمان والوں کے لیے عورت فرعون کی، جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے"

(التحریم: ۱۱)

۴۔ بنی اسرائیل کی آزمائش

اور جب لوگوں کو فرعون کی بنی اسرائیل سے عداوت ودشمنی کا علم ہوا، ان کی دشمنی اور ایذا رسانی میں انہوں نے فرعون کا قرب حاصل کیا، بچے بنی اسرائیل پر دلیر ہو گئے اور کتے بھونکنے لگے، ہر روز نئی آزمائش ہوتی اور ہر روز کوئی نہ کوئی مصیبت آجاتی۔ موسیٰ علیہ السلام انہیں تسلی دیتے اور صبر کی تاکید کرتے اور ان سے فرماتے "خدا تعالیٰ کا سہارا رکھو اور مستقل رہو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کو چاہیں مالک بنا دیں اپنے بندوں میں سے، اور اخیر کامیابی انہیں کو ہوتی ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں" (الاعراف: ۱۲۸)

اور بنی اسرائیل اس مصیبت و آزمائش اور تکلیف سے ڈر گئے تو انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ تو نے ہمیں کوئی نفع نہ دیا! تو ہمارے کوئی کام نہ آیا۔ قوم کے لوگ کہنے لگے، ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے آپ کی تشریف آوری کے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد،

(الاعراف: ۱۲۹)

لیکن موسیٰ نہ گھبرائے اور نہ مایوس ہوئے "موسیٰ نے فرمایا بہت جلد اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیں گے اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیں گے پھر تمہارا طرز عمل دیکھیں گے" (الاعراف ۱۲۹)

"اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو، اگر تم (اس کی) اطاعت کرنے والے ہو۔ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا، اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا، اور ہمیں اپنی رحمت کا صدقہ ان کافروں سے نجات دے"۔ (یونس ۸۴-۸۶)

اور فرعون بنی اسرائیل کو عبادت سے منع کرتا تھا، اور جب انہیں اللہ کی عبادت کرتا اور اس کے لیے نماز پڑھتا ہوا دیکھتا تو ناراض ہوتا تھا، اور اس کی زمین میں اللہ کے گھر بنانے سے بھی انہیں روکتا تھا اور اسے اس بات سے بھی غصہ آتا تھا کہ اس کی زمین میں اللہ کی عبادت ہو۔ فرعون کتنا جاہل تھا۔ زمین اللہ کی ہے فرعون کی نہیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی زمین پر عبادت کرنے سے روکے؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی زمین پر اپنی عبادت کی طرف بلائے؟

لیکن فرعون کسی کو اس کے گھر میں روک نہیں سکتا تھا وہ جو چاہے کرے، اللہ نے موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو حکم دیا۔ (نماز کے اوقات میں) تم سب اپنے اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو، اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو (یونس: ۸۷)

فرعون اور اس کی پولیس بنی اسرائیل اور اللہ کی عبادت کے درمیان حائل ہونے سے عاجز آگئے، بندے اور اس کے رب کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ اور مسلمان اور اللہ کی عبادت میں کون حائل ہو سکتا ہے؟

۵۔ قحط سالیاں

اور جب فرعون نے سرکشی کی اور دشمنی و غفلت میں آگے بڑھ گیا تو اللہ نے اسے

تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، بیشک اللہ کو اپنے بندوں سے کفر پسند نہیں۔ بیشک اللہ زمین میں فساد نہیں چاہتا۔ فرعون بہت ہی کند ذہن تھا، حکمت و نصیحت اس پر ضائع ہو گئی، گدھے کو جب تک مارا پیٹا نہ جائے اسے سمجھ نہیں آتی، اللہ نے اسے سمجھانے کا ارادہ کر لیا، اور مصر کی زمین بڑی زرخیز اور سرسبز تھی، مال، پھل اور غلے کی زمین، اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ یوسف کے زمانہ میں، قحط کے دوران مصر نے دور دراز کے ملکوں کو کیسے سیراب کیا، اہل شام اور اہل کنعان کو کیسے سیراب کیا، نیل ہی مصر کی زمین کو سیراب کرتا اور ان کی فصلوں کو پانی دیتا ہے۔ وہی مصر میں بھلائی اور سعادت کا سرچشمہ تھا، فرعون اور اہل مصر یہ گمان کرتے تھے کہ نیل ہی رزق کی کنجی ہے، اور بلاشبہ مصر کو نیل کی وجہ سے بارش کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ کسی اور چیز کی۔ اور یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ ہی کے پاس رزق کی کنجیاں ہیں، اللہ ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے نیل اسی کے حکم سے چلتا ہے اور اسی کے حکم سے سیراب کرتا ہے۔ اللہ نے نیل کو حکم دیا، اور اس کا پانی گھٹ گیا اور زمین میں چلا گیا، مصر کی کھیتوں کو کس سے سیراب کریں؟ پھل کم ہوئے، غلہ بھی کم ہوا، قحط کے بعد قحط کا سامنا ہوا، فرعون اور ہامان اور اس کی پولیس ہر حیلہ سے عاجز آگئے، وہاں اہل مصر کو معلوم ہوا کہ فرعون ان کا رب نہیں، اور رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن اس نے فرعون کو کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ اہلِ مصر کو کوئی فائدہ دیا اور نہ وہ سمجھے،

شیطان ان کے اور وعظ و نصیحت اور عبرت کے درمیان حائل ہو گیا، کہنے لگے یہ قحط سالیاں موسیٰ اور ان کی قوم کی نحوست کی وجہ سے ہیں، انتہائی عجیب بات ہے، کیا موسیٰ پہلے نہ تھے؟ کیا بنی اسرائیل ایک عرصۂ دراز سے نہ تھے؟ بلکہ یہ تو ان کے اپنے اعمال کی

نحوست تھی بلکہ یہ تو ان کے کفر کی نحوست تھی، فرعون اور اس کی قوم ضد پہ آگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس جادو کے سامنے نہیں جھکتے "اور یوں کہتے (خواہ) کیسی ہی عجیب بات ہمارے سامنے لاؤ کہ اس کے ذریعہ سے ہم پر جادو چلاؤ، جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔"

(الاعراف:۱۳۲)

۶- پانچ نشانیاں

اللہ نے ان پر دوسری نشانی بھیجی، ان پہ بارشیں بھیجیں، اور نیل میں طغیانی آگئی، اور آسمان اتنا برسا اتنا برسا کہ نہ پوچھو حتی کہ کھیتیاں اور فصلیں ڈوب گئیں اور غلہ اور پھل تلف (ضائع) ہوگئے، بارش ان پر وبال بن کر آئی، جیسے پہلے وہ پانی کی کمی کی شکایت کرتے تھے اب پانی کی کثرت کی شکایت کرنے لگے، پھر اللہ نے ان پر ٹڈی بھیجی، وہ فصلوں اور کھیتیوں کا صفایا کرتی جاتی، درختوں پہ آتی تو ان کا بھی صفایا کر دیتی۔ فرعون اور اس کے لشکر اللہ کے لشکروں کے سامنے بے بس ہوگئے، ان سے جنگ بھی کیسے کرتے کہ اس میں نہ تلواریں عمل میں آتی ہیں اور نہ تیر اور نیزے۔ وہیں اہل مصر کو فرعون اور ہامان کی کمزوری معلوم ہوگئی اور پولیس کے حیلے کی کمی بھی معلوم ہوگئی۔ لیکن انہوں نے کوئی عبرت حاصل نہ کی، اور نہ سنبھلے، اللہ نے ان پہ ایک دوسرا لشکر بھیج دیا، یہ کھٹمل (گھمی کا کیڑا) تھے ان پر کھٹمل مسلط کر دیے، اللہ کی پناہ، بستر میں کھٹمل، کپڑوں میں کھٹمل، سر میں کھٹمل، اور بالوں میں کھٹمل، ان کی نیند اڑ گئی، وہ کھٹمل مارتے اور انہیں برا بھلا کہتے رات گزارتے اور صبح کر دیتے، ان سے بھی کیسے لڑتے کہ تلواریں عمل میں آتی تھیں نہ نیزے، اور نہ ان کے لشکر اور پولیس ان کے کام آسکتی تھی۔

پھر اللہ نے ان پر مینڈک بھیجے، کھانے میں مینڈک، پینے میں مینڈک، اور ان کے کپڑوں میں مینڈک، ان مینڈکوں سے تنگ آگئے اور ان کی زندگی مکدّر ہوگئی، مینڈک پھیل گئے اور گھر کے سب کونوں میں پھیل گئے، یہ ٹرٹراتے ہیں، یہ یہاں جھپٹ رہا ہے اور وہ وہاں چھلانگ لگا رہا ہے، ایک کو مارتے تو دس اور آجاتے، ایک کو گھر سے نکالتے تو پانچ اور آجاتے ایسا لگتا تھا جیسے گھر سے پیدا ہوتے ہیں۔

چوکیدار اور پولیس مینڈکوں سے عاجز آگئی، اللہ نے ان پر پانچویں نشانی بھیجی اور وہ خون تھا، ان کے ناک سے نکسیر نکلنے لگی۔ اور وہ کمزور ہوگئے اور بہت تھک گئے اور طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کسی دوا نے انہیں فائدہ نہ دیا، اور جب کبھی کوئی نشانی دیکھتے تو موسیٰ سے کہتے کہ اپنے رب سے ہمارے لیے دُعا کرو کہ وہ اس مصیبت کو ہم سے ہٹا دے ہم توبہ کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیتے ہیں، پھر جب اللہ ان سے وہ بلا دُور کر دیتا تو اپنا وعدہ توڑ دیتے۔" پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھُلے کھُلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

۔ نکلنا

مصر کی کشادہ زمین بنی اسرائیل پر تنگ ہوگئی، وہ مصر کی سرسبزی و شادابی کو کیا کرتے کہ وہ قید خانہ میں تھے اور ہر روز طرح طرح کے عذاب چکھتے اور ذلت برداشت کرتے۔ کب تک صبر کرتے! کیا وہ آدمی نہ تھے کہ انہیں تکلیف اور درد محسوس نہ ہوتا تھا، اللہ نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جائیں اور

فرعون کی پولیس کو اس کا احساس ہوگیا کہ وہ بہت ہی ہوشیار پولیس تھی، انہوں نے فرعون کو اس کی اطلاع کر دی، موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ راتوں رات ارضِ مقدسہ (بیت المقدس شام) کی طرف چل پڑے، وہ ۱۲ قبیلے تھے، اور ہر قبیلہ پر ایک امیر۔ اور شام کا راستہ صاف اور معلوم تھا، ایسی خشکی جو دو خشکیوں کو ملاتی ہے اور موسیٰ نے اسے دو[1] مرتبہ عبور کیا تھا۔ موسیٰ نے ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ نے ایک کام کا ارادہ کیا اور ہوا وہ جو اللہ کو منظور تھا۔ موسیٰ راستہ بھول گئے اور جہاں ڈوبے تقدیر آپہنچی، موسیٰ کا خیال تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے ہمراہ شمال کی طرف جا رہے ہیں، حالانکہ وہ رات کی تاریکی میں مشرق کی جانب چلتے رہے، اور کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بحرِ احمر کی جوش مارتی موجوں کے سامنے ہیں، اے حفاظت کرنے والے! اے پردہ پوشی کرنے والے! ہم کہاں ہیں؟ جواب یہ تھا "ہم دریا کے سامنے ہیں" پیچھے مڑ کر دیکھا تو گرد و غبار پھیلی دکھائی دی۔ اور ایک بہت بڑا لشکر جس نے افق کو روک رکھا تھا، وہاں آوازیں بلند ہوئیں، کہ اے عمران کے بیٹے! ہم نے تمہاری کون سی بات نہیں مانی، تمہیں ہم سے کیا ناگواری ہوئی کہ تو نے ہمارے قتل کی تدبیر کی، اور تو ہمیں دریا کے کنارے لے آیا تاکہ فرعون ہمیں چوہوں کی طرح قتل کر دے جہاں سے نہ کوئی بھاگ سکتا ہے اور نہ بچ سکتا ہے، ہم نے تم سے کوئی بڑا سلوک کیا ہو یاد نہیں پھر یہ انتقام کیسا؟ تمہاری وجہ سے ہمیں جو تکلیف اور مصیبت پہنچی کیا وہ تمہارے لیے کافی نہ تھی، اب ہمیں یہاں لے آئے؟ یہ دریا ہمارے سامنے ہے، اور وہ دشمن ہمارے پیچھے، اور موت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ وہاں بنی اسرائیل کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہوگئی۔ آنکھیں پھٹ گئیں اور ناامیدی

---

[1] ایک مرتبہ مدین کو جاتے ہوئے اور دوبارہ مصر کو آتے ہوئے۔

نے انہیں گھیر لیا، پھر آوازیں مدھم ہو گئیں، وہاں ہر ایک لرز گیا، اور یقینی تھا کہ مضبوط پہاڑ بھی لرز جائیں لیکن موسیٰ کا اپنے رب پر ایمان متزلزل نہ ہوا، اور لوگوں نے ایک آواز سُنی جس میں نبوت کا جلال تھا، "ہرگز نہیں! بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ مجھے راستہ دکھائیگا"

اللہ نے موسیٰ کو عصا مارنے کا حکم دیا، انہوں نے مارا، دریا پھٹ گیا اور پانی ہر طرف پہاڑ کی طرح ٹھہر گیا، کیا دیکھتے ہیں کہ بارہ قبیلوں کے لیے بارہ راستے ہیں۔ ہر قبیلہ کا الگ راستہ ہے۔ قوم امن سے گزر گئی اور وہ امن اور سلامتی کی خشکی پر پہنچ گئے۔

۸۔ فرعون کی غرقابی

فرعون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل نے کیسے سکون اور امن کے ساتھ دریا عبور کر لیا، فرعون نے اپنے لشکروں سے کہا، سمندر کی طرف دیکھو! یہ میری اطاعت کرتے ہوئے کیسے پھٹ گیا تاکہ میں ان بھگوڑوں کو پکڑ لوں۔ فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ آگے بڑھا، بنی اسرائیل ایک بار پھر گھبرا گئے، دشمن یہ رہا، اور یہ رہے وہ ظالم جو راستہ عبور کرکے ہماری طرف آیا چاہتا ہے۔ اسے ہم سے کوئی چیز روکنے والی نہیں، وہ ابھی ہمیں آملے گا اور ہمیں ذلیل قیدی بنا کر مصر لے جائے گا۔ یا اس خشکی اور پردیس میں ہمیں قتل کر دے گا۔ موسیٰ نے اپنا عصا خشکی پر مارنا چاہا تاکہ پھر پہلے جیسا دریا بن جائے لیکن اللہ نے ان کی طرف وحی کی، "دریا کو اپنی حالت پہ چھوڑ دو بے شک وُہ غرق کیا ہوا لشکر ہے"

اور جب فرعون اور اس کے لشکر سمندر کے درمیان پہنچے (اور جو خشک تھا) وہ ان پر برابر ہو گیا اور جب فرعون نے حقیقت دیکھی اس کا نشہ زائل ہو گیا۔ وہ یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا (تو ڈر کر) کہنے لگا میں ایمان لاتا ہوں کہ بجز اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان

لائے ہیں کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں۔" (یونس، ۹۰)

لیکن ہائے افسوس، "ایسے لوگوں کی توبہ نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ میں اب توبہ کرتا ہوں" (النساء ۱۸)

اور "جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔"

(الانعام، ۱۵۸)

اس سے کہا گیا، "اب ایمان لاتا ہے اور پہلے سے سرکشی کرتا رہا، اور مفسدوں میں داخل رہا۔" (یونس: ۹۱)۔

اور فرعون دریا میں غرق ہو کر مرا، وہ ظالم اور سخت مر گیا جس نے ہزاروں بچے اور مرد قتل کیے، گلا کاٹ کر یا گلا گھونٹ کر، وہ سرکش و باغی مر گیا جس نے لاکھوں کو دھوک کر اور پھانسی سے لٹکا دیا۔

مصر کا بادشاہ مر گیا، اپنے تخت سے دور، اپنے محل سے دور، اپنے اقتدار سے دور، نہ کوئی طبیب جو اس کا علاج کرتا اور نہ دوست جو اس کا غم بٹاتا اور نہ کوئی آنکھ جو اس کو روتی، اور بنی اسرائیل کو اس کی موت کا شک تھا، وہ کہتے تھے کہ بیشک فرعون نہیں مرے گا، کیا ہم اسے زندگی گزارتا نہیں دیکھتے تھے، اور وہ کھاتا نہیں تھا اور پیتا نہیں تھا؟ سمندر نے اس کے جثہ کو باہر پھینک دیا تب انہیں اس کی موت کا یقین آیا، اور اللہ تعالیٰ نے فرعون سے کہا، "سو آج ہم تمہاری لاش کو (پانی میں تہ نشین ہونے سے) نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لیے موجب عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں" (یونس: ۹۲)

اور فرعون کا جثہ دیکھنے والوں کے لیے نشانی اور نصیحت پکڑنے والوں کے لیے عبرت

تھا، اور فرعون کے لشکر کا آخری آدمی تک غرق ہوا۔ اور ان میں سے کوئی نہ بچا، اور انہوں نے مصر کو اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کی وسیع زمین میں انہیں ایک ہاتھ زمین بھی دفن کے لیے نہ ملی " وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے (یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے، یہ (قصہ) اس طرح ہوا اور ہم نے ایک دوسری قوم کو اس کا وارث بنا دیا، نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی "

(الدخان: ۲۵-۲۹)

۹- جنگل میں

بنی اسرائیل سلامتی اور امن والی خشکی پر پہنچ گئے اور اس کی ہوا میں شریف آزاد لوگوں کی طرح سانس لی، اس جگہ انہیں فرعون کا ڈر تھا نہ ہامان کا اور نہ ان کی پولیس کا، وہاں امن و سکون اور اطمینان سے چلتے اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہ تھے، لیکن وہ سرسبز و شاداب علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور جنگل میں سورج انہیں تکلیف دیتا تھا، اور وہ اللہ کے مہمان تھے، کیا تم نے بادشاہوں کو دیکھا نہیں کہ وہ اپنے مہمانوں کی کس طرح عزت کرتے ہیں؟ اور کس طرح خیمے ان کے لیے گاڑھتے ہیں تاکہ سورج کی گرمی سے انہیں بچائیں۔ بے شک اللہ کی طرف سے عزت ہر عزت سے بڑھ کر ہے، اور اللہ نے بادل کو ان پر سایہ کرنے کا حکم دیا، وہ بادل کے سایے میں چلتے، اور جہاں وہ چلتے بادل ان کے ساتھ چلتا اور جہاں وہ رکتے وہ بھی رکتا۔ بنی اسرائیل کو پیاس لگی اور خشکی میں کوئی پانی نہ تھا، نہ کوئی دریا، نہ کنواں، وہ موسیٰ کے پاس پیاس کی شکایت لے کر گئے، جیسے بچہ ماں سے شکایت کرتا اور اس سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی، اور اسکا

کون تھا اس کے بغیر؟ پس فرمایا مارا اپنا عصا پتھر پر، پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر گروہ نے پہچان لی اپنی پینے کی جگہ۔ (البقرۃ: ۶۰)

اور بنی اسرائیل کو بھوک لگی انہوں نے موسیٰ سے ایسے شکایت کی جیسے بچہ ماں سے کرتا اور اس کی مدد کا طالب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں مصر کی زمین سے نکالا جو پھلوں میووں بھلائیوں اور پاکیزہ چیزوں کی زمین تھی، اس جنگل میں ہمیں کھانا کون دے گا؟ موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی! اور اس کا اس کے سوا کون تھا، پس اللہ نے ان پر کھانا اتارا۔ درختوں کے پتوں پر مٹھائی کی طرح کھانا، اتارا، اور ان کی طرف پرندے بھیجے وہ انہیں آسانی کے ساتھ درختوں سے پکڑ لیتے تھے، وہ مَن اور سلویٰ تھا، وہ جنگل میں بنی اسرائیل کی اللہ کی طرف سے مہمانی تھی۔

۱۰۔ بنی اسرائیل کی ناشکری

لیکن طویل غلامی نے بنی اسرائیل کا ذوق اور خلق تباہ کر دیا تھا، وہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرتے تھے، اور نہ ایک چیز پر سکون پاتے تھے، ان کی طبیعت بچوں جیسی تھی، وہ شکر کرنے کے لحاظ سے کم اور شکایت کرنے کے لحاظ سے زیادہ، جلد تھک جانے والے جس سے روکے جائیں اُسے پسند کرنے والے اور جو دیے جائیں اُسے ناپسند کرنے والے تھے، اور زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ ہم اس ایک کھانے سے تنگ آچکے ہیں، اور اس گوشت اور اس حلوے سے اکتا گئے ہیں، اور ہمیں سبزیاں اور ککڑیاں پسند ہیں۔ "اے موسیٰ ہم ہرگز ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر نہ کریں گے پس تو دعا کر اپنے رب سے کہ نکالے ہمارے لیے جو اُگاتی ہے زمین سبزیوں (ساگ) سے اور ککڑیوں

سے، گیہوں سے، اور مسور سے اور پیاز سے" (البقرۃ: ۶۱)

اس عجیب سوال سے موسیٰ کو تعجب ہوا، اور انہوں نے ایسی آواز جس میں انکار بھی تھا، اور تعجب بھی اور غصہ بھی "کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اس چیز کو جو گھٹیا ہے بدلے میں اس کے جو بہتر ہے"؟ کیا سبزیاں پرندوں اور حلوی کی جگہ ہیں؟ جسے کسی انسان کے ہاتھ نے چھوا نہیں؟ کیا کسانوں کا کھانا بادشاہوں کے کھانے کا مقابلہ کرتا ہے؟ ہائے ذوق کا بگاڑ! ہائے بُرا انتخاب! لیکن بنی اسرائیل اپنے سوال سے نہ ٹلے، اور برابر سبزیوں کا مطالبہ کرتے رہے، موسیٰ نے فرمایا۔ بیشک جس کا تم نے سوال کیا وہ ہر بستی اور ہر شہر میں پایا جاتا ہے " اترو کسی شہر میں، البتہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جنکی تم درخواست کرتے ہو (البقرۃ: ۶۱)

۱۱۔ بنی اسرائیل کی ضد

بنی اسرائیل اپنی طبیعت کے لحاظ سے بچے تھے، اور بچے بھی ضدی قسم کے، اور جب کبھی کسی کام کا انہیں حکم دیا جاتا وہ اس کی پوری مخالفت کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے گویا وہ اس بات کو ضروری سمجھتے تھے کہ وہ اسے بدل دیں جو ان سے کہا گیا، باغی بچے کی طرح، جسے کھڑے ہونے کو کہا جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے اور اسے بیٹھنے کو کہا جاتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اسے خاموش رہنے کو کہا جاتا ہے تو بولتا ہے اور بولنے کو کہا جاتا ہے تو چپ ہو جاتا ہے، اور ان میں بچوں کی ضد، بڑوں کی خباثت دشمنوں کا مذاق اور پاگلوں کی حماقت تھی۔ وہ کسی بستی میں رہنا چاہتے تھے اور اپنا لذیذ کھانا سبزیوں کا کھانا چاہتے تھے، اور جب ان سے کہا گیا "رہو اس بستی میں اور کھاؤ جہاں سے چاہو وافر، اور داخل ہو دروازے میں سجدے کرتے ہوئے اور کہو ہمارا سوال معافی مانگنا ہے۔ ہم تمہاری خطائیں

بخش دیں گے اور نیکو کاروں کو اور زیادہ دیں گے۔ (البقرۃ: ۵۸)

اللہ کے اس حکم سے ناراض ہو گئے۔ اور بستی میں ہنسی مذاق اور مجبوری سے داخل ہوئے آہستہ آہستہ اپنے زانوں یا سرینوں پہ گھسٹنے لگے۔

"پس بدل ڈالی ظالموں نے بات سوائے اس کے جو ان سے کہی گئی تھی" (البقرۃ ۵۹)

پس اللہ نے ان پہ آزمائش و مصیبت اتاری اور ان پہ وبا بھیجی، اس سے چوہوں کی موت مرے۔ جب کسی کام کا حکم دیا جاتا تو بہت سوال کرتے اور بال کی کھال اتارتے اس آدمی کی طرح جو عمل کرنا نہیں چاہتا اور زیادہ سوال کرتا اور بال کی کھال اتارتا ہے۔

بنی اسرائیل میں قتل کا ایک حادثہ ہوا، بنی اسرائیل نے اسے اہم سمجھا، اور انہیں قاتل کا پتہ نہیں چلتا تھا، اور قاتل کے بارے میں پوچھ گچھ لوگوں کی بات تھی، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے، اس معاملہ میں اے اللہ کے نبی! ہماری مدد کیجئے اور اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں قاتل بتائے۔

۱۲۔ گائے

موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی، پس اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ وہ انہیں کوئی سی گائے ذبح کرنے کا حکم دیں، وہیں مصیبت حل ہو گی، بنی اسرائیل نے سوال اور مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک اللہ تمہیں ایک (کوئی) گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، انہوں نے کہا، کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں"

اور یہاں سوالات کی بوچھاڑ کر دی "انہوں نے کہا تم اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمیں بتائے کہ وہ کیسی ہے؟ موسیٰ نے کہا وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

نہ بوڑھی ہے اور نہ جوان ۔ درمیانی ہے، درمیان اس کے، پس تم کر گزرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے "

اس سوال پر بھی نہ رُکے بلکہ اس کے رنگ کے بارے میں سوال کرنے لگے "انہوں نے کہا تم دُعا کرو اپنے رب سے کہ وہ بیان کرے ہمارے لیے کیا رنگ ہے اس کا؟ انہوں نے کہا بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد ہے، گہرا ہے رنگ اس کا، دیکھنے والوں کو بھاتی ہے " سوال کرنے کی گنجائش تو نہ تھی مگر پھر بھی کر دیا۔

" آپ دعا کریں اپنے رب سے کہ بیان کرے ہمارے لیے کہ وہ کیسی ہے؟ بیشک گائیں ہم پر مشتبہ ہو گئی ہیں۔ اور بیشک ہم اگر اللہ نے چاہا تو ہدایت پا جائیں گے "

موسیٰ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے بے شک وہ گائے نہ تو ہل چلاتی ہے جس سے زمین جوتی جائے، اور نہ اس سے زراعت کی آبپاشی کی جائے، (بغرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اس میں کوئی داغ نہ ہو (البقرۃ ۶۷ - ۷۱)

انہیں اس بار توفیق اس وجہ سے مل گئی کہ انہوں نے کہا تھا " اگر اللہ نے چاہا تو ہم سمجھ جائیں گے " سو سمجھ گئے، لیکن ان کے سوالوں نے ان کے کام کا دائرہ تنگ کر دیا، اور اگر کوئی گائے بھی ذبح کر دیتے تو کافی ہوتی، لیکن خود انہوں نے سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی، اور انہوں نے درمیانی عمر کی، گہرے زرد رنگ والی گائے جو زمین میں نہ جوتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی پلائے اور سالم ہو ہر قسم کے عیب اور داغ سے پاک ہو کی تلاش شروع کر دی اس گائے کا وجود نادر ہو گیا، بوڑھی عمر کی گائیں ملتیں یا جوان، درمیانی ملتی بھی تو زرد رنگ والی نہ ملتی، اور اگر زرد رنگ کی گائے ملتی تو اس کا رنگ گہرا نہ ہوتا، اور اگر درمیانی عمر گہرے زرد رنگ والی گائے ملتی بھی لیکن وہ ہل میں جوتی جانے والی ہوتی، اور یا درمیانی

گہرے زرد رنگ کی گائے ملتی بھی تو ہل میں توجوتی جانیوالی ہوتی مگر کھیتی کو سیراب کرنے والی ہوتی ، انہوں نے بہت تلاش کی اور انہیں چھان بین کرنے کا انجام معلوم ہوا ، وہ کیا ہے؟ اس کا رنگ کیسا ہے ؟ وہ کیسی ہے ؟ اور تھک گئے ، اللہ نے ایک یتیم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ، انہیں یہ گائے جس کی صفات اللہ نے بتائیں اس کے ہاں ملی ، بہت بھاری قیمت پر انہوں نے اسے خریدا۔ "اسے ذبح کر دیا اور وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تھے "۔ اللہ نے حکم دیا کہ اس گائے کا کوئی حصہ مقتول کو مارا جائے تو وہ زندہ ہو جائے گا، اور قاتل کا نام خود بتا دے گا۔ اور ہوا بھی اسی طرح ۔

۱۳۔ شریعت

بنی اسرائیل حیوانی زندگی سے نکل کر انسانی زندگی میں آگئے ، اور خشکی میں شریف اور آزاد لوگوں کی طرح رہنا شروع کر دیا۔ وہاں انہیں اللہ کی شریعت و قانون کی ضرورت محسوس ہوئی جو ان کے درمیان فیصلہ کرے اور ان کے لیے راستہ کو روشن کرے ۔

بیشک انسان بحیثیت انسان اللہ کی شریعت کے بغیر نہیں رہ سکتا اور اپنے رب کی طرف سے نور کی رہنمائی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تمام جہان تاریک در تاریک ہے ، جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے نور ہو وہی اسے روشن کر سکتا ہے ، اور وہ نور انبیاء کا نور ہے جس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں ، اور جس نے اس نور سے ہدایت نہ پائی وہ گمراہ ہو گیا وہ ٹامک ٹوئے مارتا ہے اسے صحیح راستہ سجھائی نہیں دیتا۔ پس اس نور کے بغیر عقائد سراسر وہم اور بکواس ہیں جن پر بچے بھی ہنستے ہیں۔ کیا تم نے عیسائیوں ، یہودیوں ، کافروں اور مشرکوں کے عقائد بکواس اور قصے کہانیاں نہیں سُنے ؟ اور وہاں علم جہالت ، گمان ، اندازے

اور شک کا نام ہے۔

"صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے۔" (النجم: ۲۸)

اور وہاں اخلاق میں افراط و تفریط (کمی اور بیشی) کمی اور زیادتی ہے، کیا آپ نے ان لوگوں کو جو انبیاء کی پیروی نہیں کرتے دیکھا نہیں کہ وہ حقوق کیسے ہضم کرتے اور حدود سے کیسے آگے بڑھتے اور خواہش نفس کی کیسے پیروی کرتے ہیں؟ وہاں حکومت اور سیاست ظلم و زیادتی اور لوگوں کے مال حقوق اور خون تباہ و برباد کرنے کا نام ہے۔ کیا آپ نے ایسے بادشاہ اور حکمران نہیں دیکھے جو اللہ سے نہیں ڈرتے اور نہ شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ امانتوں میں کیسے خیانت کرتے اور اللہ کے مال کے ساتھ کیسے کھیلتے ہیں، اور لوگوں کے حقوق اور خون کے ساتھ کیسے کھیلتے ہیں؟ اور لوگوں کو کیسے غلام بنا لیتے ہیں اور انہیں جماعت جماعت بنا لیتے ہیں، ان کے مردوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کتنے انسان قتل ہوئے[1]؟

پس عالم سراسر تاریک ہی تاریک ہے سوائے اس شخص کے جس کے لیے اللہ کا نور روشنی کا ذریعہ ہو۔ غرض "اوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں کہ اگر (کوئی ایسی حالت میں) اپنا ہاتھ نکالے (اور دیکھنا چاہے) تو دیکھنے کا احتمال بھی

[1] پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء - ۱۹۱۸ء) میں زخمیوں کی تعداد ۲۱۲۲۸۸۶، ۵ تھی، اور مقتولین کی تعداد ۸۵۴۳۵۱۵ تھی۔ اور دوسری جنگ عظیم میں پچاس ملین سے کم نہ تھی۔

نہیں، اور جس کو اللہ ہی نور (ہدایت) نہ دے اس کو (کہیں سے بھی) نور نہیں (میسر ہو سکتا)"

(النور: ۴۰)

اور نبی لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کیسے کریں، اور اسی طرح انہیں سکھاتے ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے سے معاملہ کیسے کریں ، اور نبی لوگوں کو دین کے آداب کے ساتھ زندگی کے آداب بھی سکھاتے ہیں، انہیں کھانے پینے سونے اور مجلس کے اور ہر چیز کے آداب سکھاتے ہیں۔ انہیں اسی طرح اداب کی تعلیم دیتے ہیں جیسے مہربان والد اپنے عزیز بیٹوں کو آداب سکھاتا ہے۔ لوگ چھوٹے بچوں کی طرح ہیں۔ جیسے چھوٹے بچوں کو باپ دادا کی تربیت کی ضرورت ہے اس سے کہیں زیادہ بڑوں کو نبیوں کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اور جنہوں نے نبیوں سے آداب سیکھے اور نہ نبوی تربیت حاصل کی وہ جنگل کے درختوں کی طرح ہیں، خود اُگے بڑھے، ان میں ٹیڑھ بھی ہے اور کانٹے بھی اور فساد و بگاڑ بھی۔

۱۴۔ توراۃ

اور اللہ نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل پہلی امتوں کی طرح اللہ کی ہدایت اور کتاب کے بغیر کہیں تباہ نہ ہوں اور سابقہ امتوں کی طرح ٹامک ٹوئے نہ ماریں۔ اللہ نے موسیٰ کو پاکی کا حکم دیا اور تیس دن کے روزوں کا، پھر کوہ طور پر آنے کا حتی کہ ان سے ان کا رب کلام کرے، اور وہ کتاب حاصل کریں جو ان کے لیے امام ہو۔ موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا جو اس پر گواہ ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل انکاری قوم تھے "اور موسیٰ نے (طور پر جاتے ہوئے) اپنے بھائی ہارون سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد ان

لوگوں کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدعمل کی راہ پر عمل مت کرنا۔

(الاعراف : ۱۴۲)

اس لیے کہ جماعت کے لیے امام کا وجود بہت ضروری ہے۔ موسیٰ اپنے رب کے وقت کے مطابق چل پڑے لیکن اللہ کا شوق انہیں کشاں کشاں اور جلدی سے طور لے گیا، اللہ نے پوچھا، اور اے موسیٰ اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا، انہوں نے (اپنے گمان کے موافق) عرض کیا کہ وہ لوگ یہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے (آرہے ہیں) اور میں آپ کے پاس جلدی سے اس لیے چلا آیا کہ آپ (زیادہ) خوش ہوں گے

(طٰہٰ : ۸۴-۸۳)

اور اللہ نے انہیں اپنے رب کا وقت (موعود) چالیس راتیں پورا کرنے کا حکم دیا، موسیٰ کوہ طور پر پہنچے، پس ان سے ان کے رب نے کلام کیا، سرگوشیاں کیں، انہیں اپنا قرب عطا کیا۔ اس نے ان کے شوق کو اور بڑھا دیا، موسیٰ نے عرض کیا "اے میرے رب! اپنا دیدار مجھ کو دکھلا دیجیے" (الاعراف : ۱۴۳)۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتے تھے کہ موسیٰ کی طاقت نہیں۔ اس لیے کہ اللہ "اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں، باخبر ہے" (الانعام : ۱۰۳)۔ اور بیشک پہاڑ اللہ کا کلام اٹھا نہیں سکتا چہ جائیکہ اس کا نور برداشت کر سکے۔

• اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (الحشر : ۲۱)

• ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو، سو اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو (خیر) تم بھی دیکھ سکو گے، پس ان کے رب نے جو

اس پر تجلی فرمائی (تجلّی نے) اس (پہاڑ) کے پرخچے اڑا دیئے، اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے
پھر جب افاقہ میں ہوئے تو عرض کیا بے شک آپ کی ذات منزّہ (اور رفیع) ہے۔
میں آپ کی جناب میں معذرت کرتا ہوں، اور سب سے پہلے میں اس پر یقین کرتا ہوں۔
ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ (یہ بہت ہے کہ) میں نے پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور
لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے، تو (اب) جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔

(الاعراف: ۱۴۳، ۱۴۴)

موسیٰ نے تختیاں لیں اور ان میں بنی اسرائیل کو جس نصیحت اور تفصیل کی ضرورت تھی
موجود تھی اللہ نے انہیں (موسیٰ کو) حکم دیا کہ انہیں (تختیوں کو) مضبوطی سے پکڑیں اور اپنی قوم
کو حکم دیں کہ وہ احسن طریقے سے انہیں پکڑے رکھے (پیروی کرے)۔ اور جب موسیٰ اپنی
قوم کے ستر آدمیوں کے پاس پہنچے اور انہیں اس انعام کی اطلاع دی جو ان پر اللہ نے
کیا تھا تو بڑی جسارت وجرأت اور بیباکی سے کہنے لگے "ہم جب تک اللہ کو سامنے نہ
دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے۔" (البقرۃ : ۵۵)

اللہ کو ان کی اس بری حرکت اور جرأت پر غصہ آیا، انہیں کڑک نے آلیا اور وہ دیکھ رہے
تھے۔ انہیں پتہ چل گیا کہ وہ تو اس کڑک کو جو مخلوق ہے برداشت نہیں کرسکے تو اللہ کے
نور کا تحمل (برداشت) کیسے کرسکتے ہیں، اور موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا۔ اے میرے رب!
اگر آپ کو یہ منظور ہوتا تو آپ اس کے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کردیتے، کیں آپ ہم میں
کے چند بیوقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کردیں گے؟ (الاعراف: ۱۵۵) اللہ نے ان
کی دعا قبول کی اور انہیں ان کی موت کے بعد دوبارہ اُٹھایا تاکہ وہ شکر کریں۔

۱۵۔ بچھڑا

بنی اسرائیل مصر میں صدیوں سے مشرکوں کے ساتھ رہے تھے، اور قبطی مصر میں بہت سی چیزوں کو پوجتے تھے اور بنی اسرائیل انہیں ایسا کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے، شرک کی نفرت ان کے دل سے زائل ہو گئی اور اس شرک کی محبت ان میں آہستہ آہستہ سرایت کرنے لگی جیسے پرانے اور کمزور گھر میں پانی سرایت کرتا جاتا ہے۔ انہیں جب کوئی موقع ملتا وُہ شرک کی طرف مائل ہو جاتے جیسے پانی نیچے کی جگہوں کی طرف مائل ہوتا ہے، ان کے دل پھر گئے، ذوق برباد ہو گیا "اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھتے تو (الاعراف) اس کی راہ نہ لیتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھتے تو اس کی راہ لیتے۔ انہوں نے دریا عبور کیا "پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گذر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ ہمارے لیے بھی ایک (مجسّم) معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں" (الاعراف: ۱۳۸) موسیٰ کو سخت غصہ آیا اور کہا "واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے" (الاعراف: ۱۳۸) حد ہو گئی یہ کتنا بڑا ظلم ہے، بیشک اللہ نے تم پر انعام کیا اور تمہیں فضیلت دی اور تمہیں وہ دیا جو جہانوں میں اور کسی کو نہ دیا، موسیٰ نے کہا "کیا اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے" (الاعراف: ۱۴۰)

موسیٰ طور کی طرف چل پڑے، اور کچھ دن ان سے غائب رہے، وہ شیطان اور شرک کا شکار ہو گئے، ان میں ایک آدمی جسے سامری کہا جاتا تھا کھڑا ہوا، پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک قالب تھا جس میں ایک

(بے معنی) آواز تھی سو وہ احمق لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے تمہارا اور موسیٰ کا معبود تو یہ ہے موسیٰ تو بھول گئے۔" (طٰہٰ: ۸۸)۔

بنی اسرائیل اس بچھڑے پر فریفتہ ہوگئے اور اس پر بہروں اور اندھوں کی طرح گرنے لگے، "کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا اور نہ ان کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے۔" (الاعراف: ۸۹)

"کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہ کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا۔"

اور ہارون نے انہیں اس سے روکا اور بہت کوشش کی اور کہا

"اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو، اور تمہارا رب (حقیقی) رحمٰن ہے۔ سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو۔" (طٰہٰ: ۹۰)۔

"لیکن بنی اسرائیل پر سامری کا جادو چل چکا تھا، اور بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر چکی تھی۔" انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس (ہوکر) آئیں اسی (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے۔" (طٰہٰ: ۹۱)۔

۱۶۔ عذاب

اور جب اللہ نے موسیٰ کو بتایا کہ سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کر دیا، وہ اپنی قوم کی طرف غضبناک اور افسوس کی حالت میں لوٹے، اپنی قوم پر بھی ناراض ہوئے اور اپنے بھائی ہارون پر بھی اللہ کے لیے ناراض ہوئے، "(موسیٰ نے) کہا اے ہارون! جب تم نے (ان کو) کہ یہ (بالکل) گمراہ ہوگئے تو (اس وقت) تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون سا امر مانع ہوا تھا۔ سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا۔" (طٰہٰ: ۹۱: ۹۲)

"ہارون نے معذرت کی اور جواب دیا" مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا" (طٰہٰ : ۹۴)

" ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں"۔ (الاعراف: ۱۵۰)

" موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میری خطا معاف فرمادے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"۔ (الاعراف : ۱۵۱)

پھر موسیٰ سامری کی طرف متوجہ ہوئے" کہا۔ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے"؟ (طٰہٰ : ۹۵)۔ سامری نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور کہا " میرے جی کو یہی بات پسند آئی " آپ نے فرمایا تو بس تیرے لیے اس (دنیوی) زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو یہ کہتا پھرا کرے گا کہ کوئی مجھ کو ہاتھ نہ لگانا" (طٰہٰ : ۹۷)

موسیٰ نے اسے تنہائی کی سزا دی، اکیلا چلتا اور وحشی حیوان کی طرح زندگی گزارتا، نہ وہ کسی سے محبت کرتا اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا۔ اور اس سے بڑی سزا کیا ہو سکتی ہے؟ بیشک جس نے ہزاروں آدمیوں کو شرک سے پلید کیا ہے ضروری ہے کہ لوگ اسے برا سمجھیں اور اسے پھینک دیں، وہ جس نے اللہ اور اس کے بندوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا واجب تھا کہ اس کے اور بندوں کے درمیان تفریق (جدائی) کر دی جائے بیشک وہ جس نے اللہ کی زمین میں شرک کی دعوت دی وہ گنہگار ہے اور لازم ہے کہ پوری زمین اس کے لیے قید خانہ ہو۔ پھر موسیٰ ملعون بچھڑے کی طرف متوجہ ہوئے اس کے جلا دینے کا حکم دیا، اسے جلا دیا گیا پھر دریا میں ڈال دیا گیا۔ بنی اسرائیل نے معبود بچھڑے کا ٹھکانا اور اس کی کمزوری اور ضعف دیکھ لیا۔ پھر موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف متوجہ ہوئے

اور فرمایا۔ اے میری قوم! بیشک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنی اس بچھڑا پرستی کی تجویز سے سو تم اب اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کرو، یہ (عملدرآمد) تمہارے لیے بہتر ہوگا تمہارے خالق کے نزدیک" (البقرہ ۵۴)

اور انہوں نے ایسے ہی کیا، جن لوگوں نے بچھڑے کی عبادت نہ کی تھی انہوں نے ان لوگوں کو قتل کیا جنہوں نے اس کی عبادت کی تھی، اور اس طرح اللہ نے ان کی توبہ قبول کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جن لوگوں نے گوسالہ پرستی (بچھڑے کو معبود بنایا) کی ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (الاعراف: ۱۵۲)۔ اور ایسی طرح قیامت تک بچھڑے کے پجاریوں کا حشر ہوگا اور اسی طرح قیامت تک سب مشرکوں کا۔

۱۷۔ بنی اسرائیل کی بزدلی

مصر میں بنی اسرائیل کی نشو و نما غلامی ذلت اور رسوائی میں ہوئی۔ اس پر بچے جوان اور جوان بوڑھے، اور ان کی رگوں میں خون ٹھنڈا ہوگیا، اور وہ سرداری کے بارے میں خواب بھی نہ دیکھتے تھے اور نہ وہ لڑائی اور جہاد کی بات کرتے تھے، بنی اسرائیل اپنے دن پردیس میں گذار رہے تھے، ان کا کوئی وطن تھا نہ حکومت، موسیٰ نے اللہ کی وحی کے تحت پاک سرزمین میں داخل ہونے اور وہاں آزاد بادشاہوں کی طرح رہنے کا ارادہ کیا، لیکن موسیٰ بنی اسرائیل کی کمزوری اور بزدلی کی حالت سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے انہیں شوق دلانا چاہا تاکہ ان پر وہ کام آسان ہو اس لیے کہ پاک زمین (شام) پر سخت لڑائی والی

زبردست قوم نے قبضہ کر رکھا تھا، اور بنی اسرائیل ارضِ مقدسہ میں ان زبردستوں کو نکالے بغیر داخل نہیں ہو سکتے تھے، پس موسیٰ نے ان پر اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا اور اس کا جو اللہ نے انہیں جہان والوں پر فوقیت دی ہے، تاکہ وہ پورے نشاط اور خوشی سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس ذلیل اور نامناسب زندگی کو اہمیت نہ دیں۔" اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہاں والوں میں سے کسی کو نہیں دیں۔ (المائدہ: ۲۰)

پھر ان سے کہا کہ ارضِ مقدسہ (شام) تمہارے سامنے ہے پس تمہارے لیے اس کے بغیر کوئی صورت نہیں کہ کھڑے ہو جاؤ اور اسے اپنے دشمنوں سے چھین لو۔ اور جب اللہ کسی کے لیے کوئی چیز لکھتا ہے اور اس کے لیے اسے مقدر کر دیتا ہے پس اس کا لینا اس کے لیے آسان کر دیتا ہے پس اللہ کے ارادے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

"اے میری قوم اس متبرک ملک میں داخل ہو کر اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے۔ (المائدہ: ۲۱)

اور انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ان کی بزدلی کی حالت ان پر غالب نہ آجائے۔ فرمایا:

"اور پیچھے مت واپس چلو کہ پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے۔" (المائدہ: ۲۱)

اور وہی بات ہوئی جس سے موسیٰ ڈرتے تھے، جو کچھ موسیٰ نے کہا تھا اس پر ان کا جواب یہ تھا: "اے موسیٰ وہاں تو بڑے بڑے زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جب تک کہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔" (المائدہ: ۲۲)

اور انہوں نے وقار اور سکون سے کہا: "ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں اور چلے جائیں تو

ہم بے شک جانے کو تیار ہیں، ان دو شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر اللہ نے فضل کیا تھا کہ تم ان پہ دروازہ تک چلو سو جس وقت تم دروازہ پر قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے، اور اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (المائدہ: ۲۲: ۲۳)

لیکن اس پر ان کا کوئی اثر نہ ہوا اور کہنے لگے، اگر داخل ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں تو پھر تم معجزانہ طور پہ داخل ہو جا، اور جب ہم سنیں گے کہ تم داخل ہو گئے ہو، ہم آئیں گے اور ہم بھی صحیح و سالم داخل ہو جائیں گے۔" کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں قدم نہ رکھیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں، تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جایئے اور دونوں لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے نہیں۔" (المائدہ: ۲۴)

اس مقام پر موسیٰ کو غصہ آیا اور ان لوگوں سے مایوس ہو گئے "موسیٰ دعا کرنے لگے کہ میرے پروردگار میں اپنی جان اور اپنے بھائی پہ اختیار رکھتا ہوں، سو آپ ہم دونوں کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا تو یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا، یونہی زمین میں سر مارتے پھریں گے، سو آپ اس بے حکم قوم پہ غم نہ کیجئے۔" (المائدہ: ۲۴-۲۵)۔

اور اس مدت میں یہ طبقہ جس نے مصر میں ذلت اور غلامی میں پرورش پائی ہے مر جائے گا، اور دوسری نسل اس صحرا سے سختی اور تنگی میں اٹھے گی اور وہی مستقبل کی قوم ہو گی اور ہر زمانہ میں یہ ٹھکانا تھا یہود کا۔ سر مارنے والی قوم جو غلامی اور ذلت پر جیتی رہی۔

۱۸- علم کے راستہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا "موسیٰ بنی اسرائیل میں خ

دے رہے تھے، ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے ؟ انہوں نے کہا
"میں! سب سے زیادہ عالم ہوں" جب انہوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تو
اللہ نے عتاب فرمایا، اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ
جو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہے وہ تم سے زیادہ علم والا ہے، انہوں نے عرض کیا اے
میرے رب ان تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے ؟ ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی اپنے زنبیل
میں ڈال دیں۔ پھر جہاں وہ آپ سے گم ہو جائے وہ وہاں ہے۔ پس وہ چل پڑے
اور ان کے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون بھی چل پڑے، دونوں نے زنبیل میں مچھلی اٹھا
لی یہاں تک کہ وہ ایک چٹان تک پہنچے وہاں انہوں نے سر رکھا اور سو گئے، زنبیل سے
مچھلی نکلی اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ اور خادم کے لیے یہ بات باعث تعجب
ہوئی۔ وہ دونوں بقیہ رات (اور اس کے بعد دن) میں چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ
نے اپنے خادم سے کہا کہ ناشتہ لاؤ، ہم اس سفر سے بہت تھکے ہیں۔ موسیٰ کو تکلیف اسی
وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ کو کراس کر گئے تھے، ان سے ان کے خادم نے کہا
کیا آپ نے دیکھا جب ہم چٹان پر ٹھہرے تھے تو میں وہاں مچھلی بھول گیا، موسیٰ نے
کہا ہم تو اسی موقع کی تلاش میں تھے، سو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے
الٹے لوٹے

"پس جب پتھر کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک
آدمی کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے، موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر نے کہا: اور آپ کی زمین پر
سلام کیسے ہو ؟
انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں، انہوں نے پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل ؟ انہوں نے کہا

" ہاں" موسیٰ نے کہا "کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط سے کہ جو علم مفید آپ کو (اللہ کی طرف سے) سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو بھی سکھلا دیں؟ خضر نے جواب دیا۔ "آپ سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہ ہو سکے گا" اے موسیٰ! مجھے اللہ کے علم میں سے علم دیا گیا ہے، جو اس نے مجھے سکھایا ہے وہ آپ نہیں جانتے، اور جو علم آپ کو اللہ نے سکھایا ہے وہ میں نہیں جانتا۔

" موسیٰ نے کہا" ان شاء اللہ آپ مجھ کو صابر (ضابطہ) پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کے خلافِ حکم نہ کروں گا" (الکہف: ۶۹)

دونوں دریا کے ساحل پر چل پڑے، ان کے لیے وہاں کوئی کشتی نہ تھی، ان سے بات کی کہ ان دونوں کو بھی سوار کریں، خضر پہچان لیے گئے پس انہوں (کشتی والوں) نے ان دونوں کو بغیر اجرت کے سوار کر لیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اس نے سمندر سے ایک یا دو چونچیں ماریں، خضر نے کہا "اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ کے مقابلے میں اتنا کم ہے جتنا اس چڑیا نے چونچ میں سمندر سے پانی لے لیا" خضر نے تختیوں میں سے ایک تختی کا ارادہ کیا اور اسے کھینچ لیا، موسیٰ نے کہا "ایسے لوگ جنہوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی کا قصد کیا اور اسے توڑ دیا تاکہ کشتی والوں کو غرق کر دیں۔ خضر نے کہا "کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا" موسیٰ نے کہا کہ (مجھ کو یاد نہ رہا تھا سو) آپ میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجیے اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے" (الکہف: ۷۳)

پہلی بات موسیٰ سے بھول سے ہو گئی۔ پھر دونوں چل پڑے پس کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا لڑکوں سے کھیل رہا ہے۔ خضر نے اس کے سر کے اوپر والے حصہ سے پکڑا اور

اپنے ہاتھ سے اس کا سر کاٹ دیا، موسیٰ نے کہا "آپ نے ایک بے گناہ بچے کو مار ڈالا، خضر نے کہا کہ "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا"
پھر دونوں (آگے) چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر گذر ہوا تو وہاں والوں سے کھانے کو مانگا (کہ ہم مہمان ہیں) سو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا اتنے میں ان کو وہاں ایک دیوار لگی جو گرا ہی چاہتی تھی تو ان بزرگ نے رُک کر اس کو (ہاتھ کے اشارے سے) سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا "کہ اگر آپ چاہتے تو اس (کام) پر کچھ اجرت ہی لے لیتے" خضر نے کہا کہ یہ وقت ہماری اور آپ کی علیحدگی کا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ موسیٰ پر رحم کرے ہماری چاہت تھی کہ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ ان دونوں کے کام کا ہمیں پتہ چل جاتا"

۱۹۔ تاویل (تفسیر)

پھر خضر نے موسیٰ کو خبر دی کہا کہ وہ جو کشتی تھی سو چند آدمیوں کی تھی جو (اس کے ذریعہ) دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور (وجہ اس کی یہ تھی کہ) ان لوگوں سے آگے کی طرف ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا، اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے سو اس کے ماں باپ ایماندار تھے، سو ہم کو اندیشہ (یعنی تحقیق) ہوا کہ یہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر ڈال دے، پس ہم کو یہ منظور ہوا کہ بجائے اس کے ان کا رب ان کو ایسی اولاد دے جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس سے بہتر ہو اور ماں باپ سے محبت کرنے میں اس سے بڑھ کر ہو، رہی دیوار سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں (رہتے) ہیں۔ اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا۔

(جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے) اور ان کا باپ (جو مر گیا ہے وہ) ایک نیک آدمی تھا، سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائیں اور اپنا دفینہ نکال لیں اور (یہ سارے کام میں نے بالہام الٰہی کیے ہیں ان میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا، لیجیے یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ (الکھف ٨٢،٧٨)۔

یہاں موسیٰ کو معلوم ہوا کہ کوئی آدمی اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا، اللہ کا کچھ علم کسی کے پاس ہے اور کچھ کسی کے پاس، اور ایک علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے۔

۲۰۔ بنی اسرائیل۔ موسیٰ کے بعد

موسیٰ انتقال کر گئے اور بنی اسرائیل زمین میں اللہ کے عذاب اور اپنے اعمال کی وجہ سے مارے مارے پھرتے تھے، اور اللہ نے ان پر ذلت اور بیچارگی مار دی اور وہ اللہ کا غصہ لے کر لوٹے۔ انہوں نے اس ذات کو ناراض کیا جس نے ان میں نبی بنائے۔ اور انہیں بادشاہ بنایا، اور انہیں جہان میں وہ کچھ دیا جو ان کے زمانے میں کسی اور کو نہ دیا تھا، اس نے انہیں فرعون سے نجات دی، جو انہیں بڑا عذاب چکھاتا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ وہ ذات جس نے ان کے لئے دریا کو پھاڑا۔ پھر انہیں نجات دی۔ اور فرعون کو غرق کیا۔ اور وہ دیکھ رہے تھے۔ وہ ذات جس نے ان کے لئے بادل کو سائبان بنایا۔ اور ان پر من وسلویٰ اتارا۔

انہوں نے اپنے نبی موسیٰ کو ناراض کیا جو سب مخلوق میں ان پر زیادہ شفیق اور ان کے ماں باپ سے زیادہ ان پر شفقت کرنے والے تھے، وہ انہیں ایسی محبت دیتے تھے جو